سالومی

مصنفہ

آسکر وائلڈ

مترجمہ

مجنوں گورکھپوری

تمہید

سالومی آسکر وائلڈ کے مشہور و ممتاز ادبی کارناموں
میں شمار کی جاتی ہے۔ اس مختصر ڈرامہ کی تاریخی روداد بھی دلچسپی
سے خالی نہیں ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ سالومی۔۔ یورپ کی ایک
نامور ایکٹرس سارہ برن ہارٹ کی فرمائش پر لکھی گئی تھی
مگر یہ کہنا صحیح نہیں معلوم ہوتا جیسا کہ آگے چل کر معلوم ہوگا۔

اصل ڈرامہ انگریزی میں نہیں تھا اور نہ بعد کو فرانسیسی سے
انگریزی میں اس لئے ترجمہ کیا گیا کہ انگریزی زبان میں اسکو
ایکٹ کرنے کی ممانعت ہوگئی تھی۔

سالومی واقعی اسٹیج کے لئے نہیں لکھی گئی تھی۔ آسکر وائلڈ
نے اس کو سنہ ۱۸۹۱ تا ۹۲ء میں بمقام ٹارکی تصنیف کیا۔ اس کا
پلاٹ کچھ مدت پیشتر ہی سے مصنف کے دماغ میں نشوونما پا رہا
تھا جب کہ اس نے پیرس میں اسی موضوع پر گستاومور

(Gustave Moreau) کی چند مسلسل تصویریں دیکھی تھیں
فلابرٹ (Flaubert) کے افسانۂ ہرودیہ (ہیرودیاس)[1]
سے بھی شاید آسکر وائلڈ نے کچھ مدد لی ہے۔ مگر اس کو ادبی
سرقہ نہ سمجھنا چاہئے ورنہ پھر شکسپیر بھی اس اتہام سے بری نہیں
ہو سکتا۔ جس کے بیشتر ڈراموں کا ماخذ پلوٹارک تھا۔ یہ بھی
کہا جاتا ہے کہ سالومی سنڈرمین کے "یوحنا" کا
نقش ثانی ہے لیکن سنڈرمین کا ڈرامہ ۱۸۹۸ء سے قبل
نہیں شائع ہوا تھا۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آسکر وائلڈ نے سالومی لکھتے
وقت تاریخی صحت کا لحاظ بہت کم کیا ہے۔ چنانچہ اس نے
ہرودیس انتی پاس (متی ۱۴: ۱) ۔ ہرودیس اعظم
(متی ۲: ۱) اور ہرودیس اگریپا (اعمال ۱۲: ۲۳) میں
کوئی امتیاز نہیں رکھا۔ یہ غلطی اس نے قصداً کی ہے۔

[1] انگریزی میں ہیرودیاس (Herodias) ہے لیکن اردو میں
ہرودیہ بہتر معلوم ہوا۔ شاید عربی میں بھی یہی ہو۔

سارہ برن ھارٹ سے جو روایت منسوب کی جاتی ہے
اس کی بابت اتنا جاننا ضروری ہے کہ وہ آسکر وائلڈ کو عرصہ
سے جانتی تھی۔ آسکر وائلڈ برابر اُن تھیٹروں مین جاتا رہتا
جہاں وہ ایکٹ کرتی ہوتی۔ ایک دفعہ اس نے وائلڈ سے
کہا کہ مجھے ایک ڈرامہ لکھدو کیونکہ وائلڈ کے ایک ڈرامہ کو کافی
شہرت حاصل ہو چکی تھی۔ اُس نے ہنسکر جواب دیا میں تمہارے
کہنے سے پہلے لکھ چکا ہوں۔ سارہ برن ھارٹ یہ نہیں
جانتی تھی یا شاید بھول گئی تھی کہ انگریزی قانون مذہبی ڈراموں
کو اسٹیج کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس نے مسودہ لیکر دیکھا
اور فوراً کھیلنے کی تیاری شروع کردی مگر اس کی اجازت نہیں
ملی۔ واقعہ بس اسی قدر ہے۔ آسکر وائلڈ کو ناگوار گذرا۔
اس نے غصہ میں کہدیا کہ میں اپنی قومیت بدلکر فرانسیسی
ہو جاؤں گا (فرانس میں اس قسم کی کوئی ممانعت نہ تھی) اسی بنا
پر مسٹر برنارڈ پارٹرج (Bernard Partridge) نے
ایک ہجو لکھی تھی جس میں آسکر وائلڈ فرانسیسی فوج میں

ایک سپاہی کی حیثیت سے دکھایا گیا تھا ("پنچ" - ۹ر جولائی ۱۸۹۲ء)

ٹائمس ۱۸۹۳ء میں ایک دفعہ یہ شائع ہوا تھا کہ سالومی فرانسیسی زبان میں میڈیم برنہارٹ کے لئے لکھی گئی تھی اس کی تردید میں آسکر وائلڈ نے ایک خط چھپوایا تھا جسکا مفہوم یہ ہے۔

"درحقیقت کسی ایسی ایکٹرس کا میرے ڈرامہ کو اس درجہ دلچسپ پاتا اور اس کو کھیلنے کے لئے اس میں خود ہیروئن کا پارٹ لینے کے لئے اور اپنی لطیف سریلی آواز سے اسمیں دلکشی کا اضافہ کرنے کے لئے بیتاب ہوجانا میرے لئے باعث فخر ہے میں اس گھڑی کا انتظار کر رہا ہوں جب میڈیم برنہارٹ پیرس میں میرے اس ڈرامہ کو پیش کرینگی جہاں عموماً مذہبی ڈرامے ایکٹ کئے جاتے ہیں۔ لیکن سالومی خاص انکے لئے ہرگز نہیں لکھی گئی تھی۔ میں نے آجتک کسی ایکٹرس کے لئے کوئی ڈرامہ نہیں لکھا اور نہ لکھنے کا ارادہ ہے......"

۱۸۹۶ء میں جبکہ آسکر وائلڈ بمقام ریڈنگ قید تھا

ایم لگنے پو M. Lugne Poe نے سالومی کو ایکٹ کرایا۔ اس نے جب اس کی اطلاع پائی تو رابرٹ راس کو ایک خط لکھا جس کا لہجہ نہایت حسرت ناک ہے اور جس میں ہمارے لئے بہت کچھ سامانِ بصیرت ہے۔ اس میں سے کچھ اقتباس یہاں دیا جاتا ہے۔

"لگنے پو سے میری ممنونیت کا اظہار کردو اور کہدو کہ میں اپنے ڈرامے کو اسٹیج ہونے کی اطلاع پاکر بے حد خوش ہوا۔ یہ بھی کچھ کم نہیں کہ اس ذلت اور رسوائی کے وقت میں ایک صنّاع کی حیثیت سے پیش کیا جاؤں۔ کاش میں اس سے بہتر پیرایہ میں اپنی مسرتوں کا اظہار کرسکتا۔ مگر مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سوا یاس و حرماں تمام جذبات کی طرف سے میرا دل مُردہ ہوگیا ہے۔ بہرکیف لگنے پو سے کہو کہ جو قدردانی انھوں نے میری کی ہے اس کا مجھکو پورا احساس ہے۔ لگنے پو خود بھی شاعر ہیں.........."

آسکر وائلڈ کی موت کے دو سال بعد ۱۵ر نومبر ۱۹۰۲ء

کو کلینز تھیٹر برلن میں سالومی کا ڈرامہ ایکٹ ہوا اور دو سو
راتوں تک برابر ہوتا رہا۔ اس کے بعد سے وہ جرمن اسٹیج کی
چیز ہو کر رہی۔

مئی ۱۹۰۵ء میں انگلستان میں پہلی دفعہ یہ کھیل دکھایا گیا جسکا
نیو اسٹیج کلب کی طرف سے اہتمام ہوا تھا۔ جون ۱۹۰۶ء میں
لٹریری تھیئٹر سوسائٹی نے پھر اس کو ایکٹ کیا جسمیں
ہرودیس کا پارٹ مسٹر رابرٹ فارکوہرسن نے
اور ہرودیہ کا پارٹ مس فلارنس فار نے لیا تھا۔
ہندوستان میں بھی سینما میں اکثر اس کی تصویریں دکھائی گئی ہیں۔

سالومی کے ترجمے جرمن۔ انگریزی۔ اطالوی۔ اسپینی
روسی۔ پولی۔ ترکی۔ ڈچ اور یورپ کی دیگر زبانوں میں ہو چکے
ہیں۔ چنانچہ خیال ہوا کہ اُردو میں بھی اس کا ترجمہ ہونا چاہئے۔
اس راستہ میں جو دقتیں حائل تھیں اُن کو ہر وہ شخص سمجھ سکتا
ہے جس نے سالومی کا غور سے مطالعہ کیا ہے۔ سب سے
پہلے تو آسکر وائلڈ کی جدّت طرازیوں کو اُردو جیسی کم مایہ

زبان میں اسی حسن اسلوبی کے ساتھ اداکرناکوہ کنی سے کم نہ تھا
اور نہیں کہا جا سکتا کہ میں اس بارے میں کہانتک کامیاب
ہوا ہوں۔ دوسرے سالومی میں آغاز سے انجام تک ایک
عجیب وغریب ناقابل بیان سماں چھایا ہوا ہے جس سے ہر
پڑھنے والا آسانی کے ساتھ موانست نہیں پیدا کر سکتا۔
خصوصاً سالومی کی شخصیت نرالی اور نہایت غیر معمولی ہے۔
اسپر اک ہذیانی کیفیت طاری ہے۔ اس کے جذبات میں ایک
خاص طلاطم بپا ہے۔ اسکے ہیجان۔ اسکی دیوانگی کی کوئی حد
نظر نہیں آتی۔ ان سب خصوصیات کے ساتھ اس ڈرامے
میں کامیاب ہونا وائلڈ ہی کا کام تھا۔ یہی سبب ہے کہ
سالومی کو اسقدر مقبولیت حاصل ہوئی جرمنی کے مشہور
شاعر ھنرش ھائنہ کی بابت بہت کم لوگ جانتے ہیں
کہ اس نے بھی ایک ڈرامہ "ایٹاٹرول" کے عنوان سے لکھا
ہے اور اس میں بھی یوحنا ہی ہیرو ہے فرق اس قدر ہے
کہ اس میں بجائے سالومی کے اس کی ماں ھرودیہ کیطرف سے

محبت کی دعوت دی گئی ہے۔

اب مجھے آخر میں صرف اس قدر کہنا ہے کہ اس ڈرامہ میں اکثر ایسی عبارتیں نظر سے گذرینگی جو اُردو میں شاید مہمل معلوم ہوں اور جا بجا ایسے تشبیہات و استعارات ملینگے جو غیر مانوس ہونے کی وجہ سے بے حد گراں گذرینگے لیکن ترجمہ کرتے وقت چونکہ اس کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے کہ آسکر وائلڈ کی کوئی ندرت نظر انداز نہ ہونے پائے اسلئے امید ہے کہ میرے پڑھنے والے مجھے معذور سمجھیں گے۔

مجنوں

۲۶ر دسمبر ۱۹۲۵ء

افراد

ہرودیس انتی پاس	حاکم یہودیہ
یوحنا	نبی
نوجوان شامی	محافظ سپاہ کا سردار
طجی لینوس	ایک جوان رومی
ایک کبادوسی	
ایک نوبی	
پہلا سپاہی	
دوسرا سپاہی	
ہرودیہ کا خدمتگار	
یہودی اور نصرانی وغیرہ	
ایک غلام	
نعمان	
ہرودیہ	کی بیوی
سالومی	ہرودیہ کی لڑکی (پہلی شادی سے)
سالومی کی کنیزیں	

تصحیح

صفحہ ۲۷، سطر ۱۲ میں بجائے ”لبانن“ کے ”لبنان“ پڑھنا چاہیئے۔

سالومی

منظر

ہیرودلیس کے محل میں مہمان خانہ کے اوپر ایک وسیع شہ نشین۔ چند سپاہی منظرہ سے لگے کھڑے ہیں۔ داہنی جانب ایک عظیم الشان زینہ ہے اور بائیں جانب پشت پر ایک پرانا حوض ہے جو سبز رنگے ہوئے پیتل کی دیوار سے گھرا ہوا ہے۔ چاندنی رات

نوجوان شامی:۔

شاہزادی سالومی آج کی رات کیسی حسین نظر آتی ہے!

ہیرودیہ کا خدمتگار:۔

چاند کو دیکھو۔ آج چاند کیسا انوکھا معلوم ہوتا ہے۔ وہ اس عورت سے مشابہ ہے جو ابھی قبر سے اُٹھی ہو۔ وہ ایک مردہ عورت کی طرح ہے۔ تم کو ایسا محسوس ہوگا کہ مردہ چیزوں کی جستجو میں ہے

نوجوان شامی:۔

آج اس کا انداز نرالا ہے۔ وہ ایک چھوٹی شہزادی کی طرح ہے جس نے اپنے چہرے پر زرد نقاب ڈال رکھی ہو اور جسکے پاؤں طلائی ہوں۔ اسکے پاؤں کیا ہیں دو چھوٹی قمریاں۔ ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ ابھی رقص سے فارغ ہوئی ہے ۔

ہرودیہ کا خدمتگار :۔

چاند ایک بیجان عورت کے مانند ہے ۔ وہ بہت آہستہ آہستہ حرکت کر رہا ہے ۔

(نیچے مہمان خانہ میں شور)

پہلا سپاہی :۔

یہ کیا ہنگامہ برپا ہے؟ کیسے وحشی لوگ ہیں جو جانوروں کی طرح چلا رہے ہیں؟

دوسرا سپاہی :۔

یہ یہودی ہیں ۔ اُن کی یہی عادت ہے ۔ اپنے مذہب کے بارے میں حجت کر رہے ہیں ۔

پہلا سپاہی :۔

اپنے مذہب کے بارے میں وہ کیوں ہمیشہ حجت کیا کرتے ہیں؟

دوسرا سپاہی :۔

میں کہہ نہیں سکتا ۔ مگر وہ یونہی آپس میں لڑا کرتے ہیں ۔ مثلاً فریسیوں کا دعویٰ ہے کہ فرشتوں کا وجود ہے اور صدوقی اس سے منکر ہیں ۔

پہلا سپاہی:۔

میری رائے میں اس مسئلہ پر تکرار کرنا حماقت ہے۔

نوجوان شامی:۔

شاہزادی سالومی آج کیسی حسین معلوم ہوتی ہے!

ہرودیہ کا خدمتگار:۔

تم ہر وقت اسی کی طرف دیکھا کرتے ہو۔ دوسروں کو اس طرح دیکھنا

خطرناک ہوتا ہے۔ کہیں کوئی آفت نہ آجائے۔

نوجوان شامی:۔

آج وہ بے انتہا حسین ہے!

پہلا سپاہی:۔

بادشاہ کے چہرے کا رنگ دھندلا ہو رہا ہے۔

دوسرا سپاہی:۔

ہاں آج اس کو کوئی تردد ہے۔

پہلا سپاہی:۔

وہ کسی خاص چیز کی طرف دیکھ رہا ہے

دوسرا سپاہی:۔

وہ کسی خاص آدمی کی طرف دیکھ رہا ہے

پہلا سپاہی:۔

کسکی طرف؟

دوسرا سپاہی:۔

یہ میں نہیں بتا سکتا۔

نوجوان شامی:۔

شاہزادی کا رنگ کتنا زرد ہے۔ میں نے کبھی اس کو اسقدر زرد نہیں دیکھا۔ وہ طلائی آئینہ میں کسی سفید پھول کا عکس معلوم ہوتی ہے۔

ھیرودیہ کا خدمتگار:۔

اس کو نہ دیکھا کرو۔ تمھاری نگاہ ہر وقت اسی پر جمی رہتی ہے۔

پہلا سپاہی:۔

دیکھو ملکہ نے بادشاہ کو ایک جام بھر کر دیا۔

کپادوسی:۔

کیا ملکہ ھیرودیہ وہی ہے جو موتیوں سے جڑا ہوا سرپوشش پہنے ہوئے ہے اور جسکے بالوں میں نیلیں افشاں چنی ہوئی ہے؟

پہلا سپاہی:۔

ہاں ملکہ ھیرودیہ وہی ہے۔

دوسرا سپاہی:۔

بادشاہ شراب کا دلدادہ ہے۔ وہ تین قسم کی شرابیں رکھتا ہے۔
ان میں سے ایک تو وہ ہے جو **سموطریس** کے جزیرے سے منگوائی
گئی ہے اور جو قبائے قیصر کی طرح ارغوانی ہے۔

لُبادوسی:۔

میں نے قیصر کو کبھی نہیں دیکھا۔

دوسرا سپاہی:۔

دوسری شراب وہ ہے جو شہر **قبرس** سے آئی ہے اور سونے
کی طرح زرد ہے۔

لُبادوسی:۔

میں تو سونے کا شیدا ہوں۔

دوسرا سپاہی:۔

اور تیسری شراب وہ ہے جو **صقلیہ** سے لائی گئی ہے اور جو
خون کے رنگ کی ہے۔

نُوبی:۔

میرے ملک کے دیوتاؤں کو خون بہت مرغوب ہے۔ سال
میں دو بار ہم پچاس نوجوان لڑکے اور سو کنواری لڑکیاں ان کی

قربان گاہوں پر چڑھاتے ہیں مگر ان کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ چنانچہ
وہ اب بھی ہم پر تشدّد کرتے رہتے ہیں۔

لُبادوسی:۔
ہمارے ملک میں اب کوئی دیوتا باقی نہیں رہا۔ اہل روم نے
سب کو نکال باہر کیا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ کوہساروں میں جاکر
روپوش ہوگئے ہیں۔ لیکن مجھے اس کا یقین نہیں۔ تین رات برابر
کوہساروں میں جا جاکر ان کو ڈھونڈھتا رہا مگر اُن کا کوئی پتہ نہ ملا۔
آخر کار میں نے ان کا نام لے لے کر پکارنا شروع کیا۔ پھر بھی وہ کہیں
دکھلائی نہیں دیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب وہ سب مر گئے۔

پہلا سپاہی:۔
یہودی ایک ایسے خدا کی پرستش کرتے ہیں جس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا

لُبادوسی:۔
اس کے کیا معنے؟

پہلا سپاہی:۔
دراصل وہ ایسی ہی چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں جو سب کی
نگاہوں سے اوجھل ہیں۔

لُبادوسی:۔
یہ تو مجھے بالکل مضحکہ معلوم ہوتا ہے۔

یوحنا کی آواز:-

میرے بعد ایک دوسرا آئیگا جو مجھ سے کہیں زیادہ ذی مقدرت ہوگا۔میں اس قابل بھی نہیں کہ اسکے جوتوں کا فیتہ کھولوں۔جب وہ آئیگا تو ویرانے گلزار ہو جائیں گے اور کنول کی طرح شگفتہ معلوم ہونگے۔اندھے دن کی روشنی دیکھنے لگیں گے۔بہروں کے کان کھل جائینگے۔وہ نوزائیدہ بچّہ اژدہوں کی مانند پر اپنا ہاتھ رکھے گا اور شیروں کی عیال پکڑ کر ان کو جہاں چاہیگا لے جائیگا۔

دوسرا سپاہی:-

اس شخص کو کوئی خاموش کردے۔ہمیشہ ایسی ہی مہمل باتیں کہا کرتا ہے۔

پہلا سپاہی:-

نہیں نہیں۔وہ ایک مقدس اور پرہیزگار آدمی ہے اور بڑا نیک ہے۔روز جب میں اسکو کچھ کھانے کو دیتا ہوں تو میرا شکریہ ادا کرتا ہے۔

کپادوسی:-

یہ ہے کون؟

پہلا سپاہی:-

ایک نبی۔

قبادوسی :-

اس کا نام کیا ہے ؟

پہلا سپاہی :-

یوحنا۔

قبادوسی :-

اور آیا کہاں سے ہے ؟

پہلا سپاہی :-

ریگستان سے جہاں وہ جنگلی شہد اور ٹڈیوں پر بسر کرتا تھا۔ وہ اونٹ کا پشمینہ پہنتا تھا اور اوپر سے ایک کمر بند باندھے ہوئے تھا۔ اس کی صورت سے ہیبت ٹپکتی تھی۔ ایک بھیڑ اس کے پیچھے رہا کرتی تھی۔ اس کے شاگرد بھی تھے۔

قبادوسی :-

وہ کیا کہہ رہا ہے ؟

پہلا سپاہی :-

یہ ہم لوگ نہیں بتا سکتے۔ بعض اوقات وہ نہایت وحشتناک باتیں کہنے لگتا ہے۔ لیکن جو کچھ کہتا ہے ہم اس کو سمجھ نہیں سکتے۔

لُبادوسی :۔

اس سے کوئی مل سکتا ہے ؟

پہلا سپاہی :۔

نہیں۔ بادشاہ کی سخت ممانعت ہے۔

نوجوان شامی :۔

دیکھو۔ شاہزادی نے اپنا مُنہ پنکھے سے چھپا لیا۔ اس کے نازک ہاتھ ہَوا میں اس طرح جنبش کر رہے ہیں جس طرح دو قمریاں جو اپنے اپنے نشیمنوں کو جا رہی ہوں۔ یا جس طرح سفید تیتریاں فضا میں رقص کر رہی ہوں۔

ہرودیہ کا خدمتگار :۔

تم کو اس سے کیا غرض ؟ تم کیوں اُسی کو دیکھا کرتے ہو ؟ اسکی طرف ہر وقت دیکھتے رہنا اچھا نہیں۔ کوئی آفت نہ آجائے۔

لُبادوسی :۔

(حوض کی سمت اشارہ کرکے) یہ نئے قسم کا قید خانہ ہے۔

دوسرا سپاہی :۔

یہ ایک پُرانا حوض ہے۔

لُبادوسی :۔

پُرانا حوض ! یہ تو بیماریوں کا گھر ہوگا۔

دوسرا سپاہی:۔

نہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بادشاہ کا بڑا بھائی ملکہ ھرودیہ کا پہلا خاوند اسی میں بارہ برس تک قید رکھا گیا اور پھر بھی نہیں مرا۔ آخرکار اس کا گلا گھونٹا گیا۔

کُبادوسی:۔

گلا گھونٹا گیا! ایسا کرنے کی جرأت کس نے کی؟

دوسرا سپاہی:۔

(جلاد کی جانب اشارہ کرکے)۔ **نعمان** نے۔ وہی آدمی جو سامنے کھڑا ہے۔

کُبادوسی:۔

اس کو خوف نہ آیا؟

دوسرا سپاہی:۔

نہیں۔ بادشاہ نے اس کو اپنی انگوٹھی بھیجدی تھی۔

کُبادوسی:۔

کیسی انگوٹھی؟

دوسرا سپاہی:۔

وہ خاص انگوٹھی جسکے ذریعہ سے قتل کا حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ جلاد کو

کچھ خوف نہ آیا۔

لبادوسی:۔

پھر بھی کسی بادشاہ کا گلا گھونٹنا خوفناک کام ہے۔

پہلا سپاہی:۔

کیوں؟ بادشاہوں کے بھی دوسروں کی طرح ایک ہی گلا ہوتا ہے؟

لبادوسی:۔

میں تو اس کو خوفناک ہی سمجھتا ہوں

نوجوان شامی:۔

شاہزادی اب دسترخوان سے اُٹھ گئی۔ وہ کچھ متوحش معلوم ہوتی ہے۔ وہ اسی طرف آ رہی ہے۔ ہاں وہ ہماری طرف آ رہی ہے۔ اسکے رخسار زرد ہیں۔ میں نے اسے اس قدر زرد کبھی نہیں دیکھا۔

ہرودیہ کا خدمتگار:۔

اس کو نہ دیکھو۔ خدا کے لئے اس کو نہ دیکھو۔

نوجوان شامی:۔

وہ اس قمری کی طرح ہے جو بھٹک رہی ہو۔ وہ اس نرگس کی طرح ہے جو ہوا میں کانپ رہا ہو۔ وہ ایک چاندی کے پھول کی طرح ہے۔

(سالومی کا داخلہ)

سالومی :۔

میں اب یہاں نہیں ٹھیروں گی۔ نہیں میں ایک لمحہ بھی نہیں ٹھیر سکتی۔ بادشاہ ہر وقت مجھی کو کیوں دیکھا کرتا ہے؟ یہ ایک نئی بات ہے کہ میری ماں کا شوہر مجھکو اس نگاہ سے دیکھا کرے۔ نہ جانے اس کا کیا مقصد ہے! ہاں ہاں اب میں سمجھی۔

نوجوان شامی :۔

شاہزادی آپ دسترخوان سے ابھی اُٹھی ہیں؟

سالومی :۔

یہاں کی ہوا کیسی فرحناک ہے۔ میں یہاں سانس لے سکتی ہوں وہاں تو بس یروشلم کے یہودی ہیں جو مہمل رسمیات کے جھگڑوں میں ایک دوسرے کو پھاڑ کھانے کے لئے تیار ہیں۔ یا وہ جنگلی لوگ ہیں جو محض شراب پینا جانتے ہیں اور روشوں پر شراب چھلکایا کرتے ہیں۔ سمرنا کے کچھ یونانی ہیں جو اپنی آنکھوں اور گالوں کو رنگتے ہیں اور اپنے گھونگھر والے بال کو حلقوں کی صورت میں لپیٹے رہتے ہیں۔ چند خاموش اور چالاک لبادہ پوش مصری ہیں۔ یا پھر شور مچانے والے رومی ہیں جو بالکل درندے ہیں۔

اُف! مجھ کو ان رومیوں سے کیسی نفرت ہے! ان کے خصائل یکسر عامیانہ اور غیر مہذب ہیں مگر بنتے ہیں شریف اور تربیت یافتہ۔

نوجوان شامی:۔

شاہزادی۔ کیا آپ یہاں کچھ دیر کے لئے آرام کرینگی؟

سالومی:۔

چاند کی دیوی[۱] کو دیکھنے سے کیسی فرحت ہوتی ہے! گویا چاندی کا کوئی پھول ہے۔ چاند کی دیوی تمام آلائشوں سے پاک ہے۔ دیکھو کیسی صبیح ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ کنواری ہے۔ اسمیں دوشیزگی کا حُسن جھلک رہا ہے۔ ہاں بیشک وہ کنواری ہے اسنے اور دیویوں کی طرح اپنے کو مردوں کے حوالہ کبھی نہیں کیا۔

یوحنا کی آواز:۔

ہوشیار رہو! وہ سرتاج آگیا۔ وہ "ابنِ آدم" آگیا۔ عفاریت دریاؤں میں جا چھپے اور پریوں نے دریاؤں کو چھوڑ کر جنگلوں میں پناہ لی!۔

سالومی:۔

یہ کون چلّا رہا تھا؟

[۱] انگریزی میں چاند کے لئے مونث ضمیر کا استعمال ہوتا ہے۔

دوسرا سپاہی :۔
شاہزادی یہ نبی کی آواز تھی ۔

سالومی :۔
وہی نبی جس سے بادشاہ ہر وقت ڈرتا رہتا ہے ؟

دوسرا سپاہی :۔
شاہزادی ۔اس کا علم ہمکو نہیں ۔مگر یہ آواز یوحنا نبی کی تھی ۔

نوجوان شامی :۔
اگر شاہزادی کا حکم ہو تو محافہ منگایا جائے ۔باغ میں رات کا سماں زیادہ خوشگوار ہوگا ۔

سالومی :۔
کیوں ۔یہ وہی نبی ہے جو میری ماں کے متعلق کریہہ الفاظ استعمال کیا کرتا ہے ؟

دوسرا سپاہی :۔
وہ جو کچھ کہتا ہے ہم لوگوں کی سمجھ سے دور رہتا ہے ۔

سالومی :۔
ہاں وہ میری ماں کے بارے میں کریہہ باتیں کہا کرتا ہے ۔

(ایک کنیز کا داخلہ)

کنیز:۔

شاہزادی۔ بادشاہ کی خواہش ہے کہ آپ دعوت میں واپس چلئے۔

سالومی:۔

میں اب نہیں جا سکتی۔

نوجوان شامی:۔

بے ادبی معاف ہو۔ لیکن اگر آپ نہ جائیں گی تو انجام بُرا ہوگا۔

سالومی:۔

کیا یہ نبی بڈھا ہے؟

نوجوان شامی:۔

شاہزادی آپ کا چلا ہی جانا زیادہ مناسب ہے۔ اجازت ہو کہ میں آپ کو وہاں تک پہنچا دوں۔

سالومی:۔

میرے سوال کا جواب دو۔ کیا یہ نبی کوئی سن رسیدہ آدمی ہے؟

پہلا سپاہی:۔

نہیں شاہزادی وہ ابھی بالکل نوجوان ہے۔

دوسرا سپاھی:۔

اس باب میں کچھ یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ الیاس ہے۔

سالومی:۔

الیاس کون؟

دوسرا سپاھی:۔

اس ملک کا ایک نبی جس کو ایک زمانہ گذر گیا۔

کنیز:۔

شاہزادی۔ بادشاہ کو جاکر کیا جواب دوں؟

یوحنائی آواز:۔

اے ارضِ فلسطین اتنا نہ اِترا۔ یہ نہ سمجھ کہ وہ عصا جسکی مار تجھ پر پڑ چکی ہے ٹوٹ گیا۔ کیونکہ سانپ کے بیج سے سانپ پیدا ہوگا اور جو کچھ اس سے پیدا ہوگا پرندوں کو نگل جائے گا۔

سالومی:۔

بڑی عبرتناک آواز ہے۔ میں اس شخص سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔

پہلا سپاھی:۔

یہ محال ہے شاہزادی۔ بادشاہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس سے

گفتگو کرے۔ یہاں تک کہ اس نے کاہن اعلیٰ کو بھی منع کر دیا ہے۔

سالومی:۔

مگر میں اس سے باتیں کرنا چاہتی ہوں۔

پہلا سپاہی:۔

شاہزادی یہ محال ہے۔

سالومی:۔

میں اس سے ضرور باتیں کروں گی۔

نوجوان شامی:۔

آپ مہمان خانہ میں چلی جائیں تو بہت اچھا ہو گا۔

سالومی:۔

نبی کو میرے سامنے لاؤ۔

(کنیز باہر جاتی ہے)

پہلا سپاہی:۔

شاہزادی۔ ہم ایسی ہمت نہیں کر سکتے۔

سالومی:۔

(حوض کے قریب جاکر) کیسا تاریک مقام ہے! ایسے اندھیرے غار میں رہنا سخت مصیبت ہے۔ قبر میں اور اس میں کیا فرق ہے؟

(سپاہیوں سے) سنا کہ نہیں ؟ جاؤ نبی کو اپنے ہمراہ لے آؤ۔ میں اس سے ملنا چاہتی ہوں۔

دوسرا سپاہی :۔

شاہزادی سے ہماری التجا ہے کہ یہ کام ہمارے سپرد نہ کیا جائے۔

سالومی :۔

کیا تمھارا منشاء یہ ہے کہ میں انتظار کرتی رہوں ؟

پہلا سپاہی :۔

..یوں تو آپ ہماری زندگی کی مالک ہیں۔ مگر ہم اس حکم کی تعمیل نہیں کر سکتے۔ سچ پوچھئے تو شاہزادی کو یہ کام ہم سے لینا ہی نہیں چاہئے۔

سالومی :۔

(نوجوان شامی کی طرف دیکھ کر)۔ آہ !

ہرودیہ کا خدمتگار :۔

اُف ! کیا ہونے والا ہے ! میں جانتا ہوں۔ کوئی نہ کوئی بلا نازل ہوگی۔

سالومی :۔

(نوجوان شامی کے پاس جا کر نزبوث۔ تم میرا یہ کام کر دو گے ؟ میں برابر تم سے خلوص کے ساتھ پیش آتی رہی ہوں۔ کیا تم میرے

لئے اتنا بھی نہ کرو گے؟ ضرور کرو گے۔ میں اس عجیب انوکھے نبی کو محض دیکھنا چاہتی ہوں۔ لوگ اس کے بارے میں گفتگو کیا کرتے ہیں۔ اکثر میں نے بادشاہ کو بھی اس کا ذکر کرتے سنا ہے۔ بادشاہ اس سے ڈرتا ہے۔ نربوٹ کیا تم بھی اس سے ڈرتے ہو؟

نوجوان شامی:۔

شاہزادی۔ میں اس سے ڈرتا نہیں۔ میں کسی بشر سے نہیں ڈرتا لیکن حاکم کی سخت ممانعت ہے۔

سالومی:۔

نربوث تم ضرور میری خواہش پوری کرو گے۔ اور کل جب میں اپنے محافہ میں بُت فروشوں کے دروازے سے گذروں گی تو تم پر ایک پھول پھینکوں گی۔ ایک سبز پھول۔

نوجوان شامی:۔

نہیں شاہزادی یہ کام مجھ سے نہیں ہو گا۔

سالومی:۔

(مسکرا کر) نہیں۔ نربوث تم میرا کہنا مانو گے۔ تم خود جانتے ہو کہ میرا کام تم ضرور کرو گے۔ اور کل جب میں بُت پرستوں کے پل سے اپنے محافہ میں گذروں گی تو اپنے کتاں کی نقاب سے تم کو جھانکوں گی۔

شاید مسکرا بھی دوں ۔ میری طرف دیکھو ۔ نربوث میری طرف دیکھو ۔ آہ!
تم خوب جانتے ہو کہ جو کچھ میں کہتی ہوں تم اس کی تعمیل کر دو گے ۔ مجھ کو
تم پر پورا بھروسہ ہے۔

نوجوان شامی :-

(تیسرے سپاہی سے اشارہ کر کے) نبی کو سامنے آنے دو ۔ شاہزادی
سالومی اس کو دیکھنا چاہتی ہے۔

سالومی :-

آہ!

ہرودیہ کا خدمتگار :-

اُف! چاند کی ہیئت آج کس قدر بدلی ہوئی ہے ۔ جیسے کوئی
مُردہ عورت ہاتھ بڑھا کر اپنے کو ڈھانکنے کے لئے کفن ڈھونڈ رہی ہو۔

نوجوان شامی :-

ہاں چاند کی صورت آج بالکل بدل گئی ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ کوئی شاہزادی ہے جس کی آنکھیں عنبر کی بنی ہیں ۔ وہ ابر کے
ہلکے پردوں میں سے ایک نازنین شاہزادی کی طرح مسکرا
رہی ہے۔

(نبی حوض سے باہر نکلتا ہے۔ سالومی اس کو دیکھ کر آہستہ سے پیچھے ہٹ جاتی ہے)

یوحنا :۔

کہاں ہے وہ شخص جس کی نجاستوں کا پیالہ لبریز ہو چکا ہے؟ کہاں ہے وہ جس کو ایک روز اپنے ملبوسات سیمیں میں سب کے روبرو مرنا ہے؟ اس سے کہو کہ سامنے آئے تاکہ اس ہستی کی آواز سن سکے جو ویرانوں اور شاہی محلوں میں منادی کرتا رہا ہے۔

سالومی :۔

کس کو بلا رہا ہے؟

نوجوان شامی :۔

معلوم نہیں۔

یوحنا :۔

کہاں ہے وہ عورت جو دیوار پر بنی ہوئی مردوں کی چند تصویروں کو دیکھ کر۔ کلدانیوں کی رنگین تصویروں کو دیکھ کر۔ اپنی ہوس پرست آنکھوں سے مغلوب ہو گئی اور جس نے کلدان میں سفیر بھیجے؟

سالومی :۔

وہ یہ سب میری ماں کے بارے میں کہہ رہا ہے۔

نوجوان شامی:۔

نہیں۔شاہزادی۔ایسا نہیں ہو سکتا۔

سالومی:۔

ہاں۔ہاں۔میری ماں ہی کے بابت میں کہہ رہا ہے۔

یوحنا:۔

کہاں ہے وہ عورت جس نے اپنے کو سرداران اسوریہ کے سپرد کر دیا جو کمر بند باندھتے ہیں جن کے سر پر مختلف رنگ کے تاج ہوتے ہیں؟ کہاں ہے وہ عورت جس نے اپنے کو ان جوانانِ مصر کے تصرف میں دیدیا جو حریر و پرنیاں میں ملبوس رہتے ہیں جن کی سپر سونے کی ہوتی ہے اور خود چاندی کی۔جو بڑے قوی ہیکل ہوتے ہیں؟۔اس سے کہو۔اب اپنی آلودگیوں کے بستر سے اُٹھے۔اپنی آلائشوں کے خواب سے بیدار ہو۔تاکہ اس مقدس ہستی کی آواز سُن سکے جو خداوند کی طرف ہماری رہنمائی کر رہی ہے۔تاکہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر سکے۔اگرچہ وہ کبھی توبہ نہ کریگی بلکہ اپنی آلودگیوں میں پھنسی رہیگی۔اس سے کہو کہ سامنے آئے۔

سالومی:۔

وہ بے حد غضبناک ہو رہا ہے۔

نوجوان شامی:۔

اب یہاں نہ ٹھہریئے۔ شہزادی میں التجا کرتا ہوں۔

سالومی:۔

اس کی آنکھیں اور بھی غضبناک ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصر کے دو تاریک غار ہیں جس میں اژدہوں نے اپنا مسکن بنا رکھا ہے۔ یا دو تیرہ و تار جھیل جن کو عکسِ ماہتاب[1] پراگندہ کر رہا ہو۔ کیا ابھی وہ پھر بولنا شروع کریگا؟

نوجوان شامی:۔

خدا کے لئے شاہزادی اب یہاں نہ رہئے۔

سالومی:۔

یہ شخص نحیف کس قدر ہے گویا ہاتھی دانت کا ایک لاغر مجسمہ ہے یا ایک طلائی شبیہ۔ "چاند کی دیوی" کی طرح یہ بھی آلائشوں سے پاک ہوگا۔ سراپا چاند کی کرن معلوم ہوتا ہے۔ اس کے جسم میں بھی ضرور ہاتھی دانت کی طرح طراوت ہوگی۔ میں ذرا اس کو اور قریب سے دیکھنا چاہتی ہوں۔

نوجوان شامی:۔

نہیں شاہزادی۔ نہیں۔

[1] یہ ایک نئی لیکن لطیف تشبیہ ہے جس کا صحیح مفہوم لیکر ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

سالومی:۔

میں قریب سے دیکھوں گی۔

نوجوان شامی:۔

شاہزادی! شاہزادی!

یوحنا:۔

یہ کون عورت ہے جو مجھکو دیکھ رہی ہے؟ میں نہیں چاہتا کہ وہ میری طرف نگاہ اُٹھائے۔ وہ اپنی سُنہری آنکھوں سے مجھے کیوں دیکھ رہی ہے؟ میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اور جاننا بھی نہیں چاہتا۔ اس سے کہو کہ میرے سامنے سے چلی جائے۔ میں اس سے مخاطب ہونا نہیں چاہتا۔

سالومی:۔

میں سالومی ہوں۔ ہیرودیاس کی لڑکی۔ یہودیہ کی شہزادی۔

یوحنا:۔

"بابل کی لڑکی"! میری نگاہوں سے دور ہو! "محبوبِ خداوند" کے قریب مت آ۔ تیری ماں نے سارے عالم میں بوئے معصیت پھیلا رکھی ہے اور اس کے گناہوں کی آواز خداوند کے کانوں تک

پہنچ چکی ہے۔

سالومی:۔

پھر بول۔ یوحنا! پھر بول! تیری آواز میرے لئے صہبا ہے جو مجھکو مست کر رہی ہے!

نوجوان شامی:۔

شاہزادی! شاہزادی!

سالومی:۔

پھر بول یوحنا! اور مجھے بتا میں کیا کروں۔

یوحنا:۔

اے "صدوم کی لڑکی"! میرے پاس نہ آ بلکہ اپنے چہرے پر نقاب ڈالکر اور سر میں راکھ ملکر "صحرا" میں نکل جا اور "ابنِ آدم" کی تلاش کر!۔

سالومی:۔

"یہ ابن آدم" کون ہے؟ کیا تیری ہی طرح اس کی صورت بھی دلکش ہے؟

یوحنا:۔

یہاں سے بھاگ جا۔ میں محلسرا میں عزرائیل کے پروں کی

ؔ۱ عیسےٰ مسیح۔

آواز سن رہا ہوں!

نوجوان شامی:-

خدا کے لئے شاہزادی۔ اندر چلیئے!

یوحنا:-

اے خداوندِ عالم کے فرشتے! تو یہاں تیغ بکف کیا کر رہا ہے؟
اس ناپاک محل میں کس کو ڈھونڈ رہا ہے؟ ابھی اس آدمی کی
باری نہیں آئی جس کو ایک روز اپنے ملبوساتِ سیمیں میں مرنا ہے۔

سالومی:-

یوحنا!

یوحنا:-

کس نے پکارا؟

سالومی:-

میں تیرے جسم پر فریفتہ ہوں۔ تیرا جسم سوسن کے اس کھیت کیطرح
سفید ہے جس نے باغبان کی قطع و برید سے بے نیاز رہکر نشو و نما
پائی ہو۔ تیرا جسم اس برف کے مانند چمک رہا ہے جو پہاڑیوں سے -
یہودیہ کی پہاڑیوں سے۔ بہہ بہہ کر وادیوں میں گرتا ہے۔ نہ تو
ملکۂ عرب کے باغ میں گلاب ایسے سفید ہیں۔ نہ صبح کی کرنیں

اور نہ ماہتاب کا سینۂ عریاں۔ دُنیا میں تیرے جسم کی طرح کوئی شئے
سفید نہیں۔ اجازت دے کہ میں تیرا جسم چھو لوں۔

یوحنا:۔

ہٹ جا! "بابل کی لڑکی"! ہٹ جا۔ عورت ہی کی ذات سے
دنیا میں گناہوں کی بُنیاد پڑی تھی۔ مجھ سے ہمکلام نہ ہو۔ میں تیری طرف
متوجہ نہیں ہو سکتا۔ میں بس خداوند کی آواز سُن سکتا ہوں۔

سالومی:۔

تیرا جسم جُذامیوں کی طرح مہیب[1] ہے۔ وہ ایک ایسی دیوار ہے
جس پر تازہ کھگل ہوئی ہو اور جس پر سے سانپ گذر گئے ہوں جسمیں
بچھوؤں نے اپنے مسکن بنالئے ہوں۔ وہ ایک سفید قبر کیطرح ہے
جس میں ڈراؤنی چیزیں دفن ہوں۔ تیرا جسم مہیب ہے۔ نہایت
مہیب! یوحنا۔ میں تیرے بالوں پر فریفتہ ہوں۔ تیرے بال
خوشہائے انگور معلوم ہوتے ہیں۔ وہ خوشہائے انگور جو ادوم کے
تاکستانوں میں لٹک رہے ہوں۔ تیرے بال کوہِ لبنان کے لمبے دیودار
کی طرح ہیں جن کے سایہ میں شیروں کی جائے پناہ اور قزاقوں کی
کمینگاہ ہو۔ وہ طویل سیاہ راتیں بھی جبکہ چاند اپنا مُنہ چھپا لیتا ہے
جبکہ ستارے خوف زدہ ہو جاتے ہیں اس قدر سیاہ نہیں ہوتیں جنگلوں

[1] یہ غیر مانوس متضاد تشبیہات اور استعار لائق توجہ ہیں۔

کی خاموشی بھی ایسی سیاہ نہیں ہوتی۔ دنیا میں تیرے بالوں کیطرح کوئی چیز سیاہ نہیں۔ مجھے اپنے بال چھو لینے دے۔

یوحنا:۔

"صدوم کی لڑکی"! یہاں سے چلی جا۔ مجھکو نہ چھو۔ خداوند کی عبادت گاہ کو ناپاک نہ کر!

سالومی:۔

تیرے بال خوفناک ہیں۔ گرد وغبار میں آلودہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ تیرے سر پر کانٹوں کا تاج رکھدیا گیا ہے۔ تیرے بال کالے سانپوں کی طرح تیری گردن میں لپٹے ہوئے ہیں۔ میں تیرے بالوں کی گرویدہ نہیں۔ مجھے تو تیرے ہونٹوں سے محبت ہے۔ تیرے ہونٹ اُس قرمزی تار سے مشابہ ہیں جو ہاتھی دانت کے مینار سے لٹک رہا ہو یا اس انار کی طرح جو ہاتھی دانت کے چاقو سے کاٹا گیا ہو۔ وہ انار کی کلیاں جو طائر کے باغ میں پھولتی ہیں ایسی سُرخ نہیں ہوتیں۔ قرنا کی وہ خونی آواز جو شاہوں کی آمد کا اعلان کرتی ہے جو غنیم کو ڈرا دیتی ہے ایسی سرخ نہیں ہوسکتی۔ تیرے ہونٹ انکے تلووں سے بھی زیادہ سرخ ہیں جو معبدوں میں شراب پر چلتے رہتے ہیں۔ تیرے ہونٹ ان قمریوں کے پاؤں سے بھی زیادہ سُرخ ہیں

جو معبدوں میں جاتی ہیں اور کاہن جن کو چارہ دیتے ہیں۔ ہاں وہ اس شخص کے پاؤں سے بھی زیادہ سرخ ہیں جو جنگل سے شیر مار کر آرہا ہو۔ تیرے ہونٹ مرجان کی شاخوں کی طرح ہیں جن کو ماہی گیر صبح کے دھندلکے میں اُٹھالاتے ہیں اور بادشاہوں کے لئے محفوظ رکھتے ہیں۔ تیرے ہونٹ اس شنگرف کی طرح ہیں جو مُعاب کے معدنوں میں پایا جاتا ہے اور شاہی محلوں میں خریدا جاتا ہے۔ وہ شاہِ ایران کی کمان کے مانند ہیں جو شنگرف میں رنگی ہوتی ہے اور جسمیں مرجان جڑا جاتا ہے۔ تیرے ہونٹ کی طرح دنیا میں کوئی چیز سُرخ نہیں۔ مجھکو اپنے ہونٹ چومنے دے۔

یوحنا:۔

ہرگز نہیں!۔ اے "صدوم کی لڑکی" ہرگز نہیں!

سالومی:۔

میں تیرا مُنہ چومونگی یوحنا۔ ضرور چومونگی۔

نوجوان شامی:۔

اے شاہزادی! تو ایک کُنجِ حنا ہے۔ تو ایک قمری ہے۔ اس آدمی کی طرف نگاہ نہ اُٹھا۔ اس سے ایسی باتیں نہ کہہ۔ میں برداشت نہیں کرسکتا۔ شاہزادی تو اس سے مخاطب نہ ہو۔

سالومی:-

سُن یوحنا میں تیرا مُنہ چوموں گی۔

نوجوان شامی:-

آہ !!

(اپنے کو مار ڈالتا ہے اور سالومی اور یوحنا کے درمیان گر پڑتا ہے)

ہرودیہ کا خدمتگار:-

نوجوان شامی نے خودکشی کر لی! آہ! سردار نے خودکشی کر لی! وہ میرا بڑا رفیق تھا۔ میں نے اس کو ایک عطردان اور کان کے آویزے دئے تھے اور آج دیکھو اس نے خودکشی کر لی! اس نے پیشینگوئی کی تھی کہ کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ مجھے بھی یہی وہم تھا۔ اور آخر وہی ہوا۔ میں کہتا تھا کہ چاند کسی مُردہ چیز کی تلاش میں ہے مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ اس نوجوان کی تلاش میں ہے۔ کاش اس کو میں کسی غار میں چھپا دیتا! شاید چاند اس کو نہ پا سکتا۔

پہلا سپاہی:-

شاہزادی۔ نوجوان سردار نے اپنے کو مار ڈالا۔

سالومی:-

یوحنا۔ مجھ کو اپنا مُنہ چوم لینے دے۔

یوحنا:۔

ھرودیہ کی بیٹی میں نے تجھ سے کہدیا تھا کہ میں محلسرا میں فرشتۂ موت کے پروں کی آواز سُن رہا ہوں۔ دیکھ وہ آگیا۔ کیا تجھکو ڈر نہیں معلوم ہوتا۔

سالومی:۔

مجھے اپنا مُنہ چومنے دے۔

یوحنا:۔

اے حرامکار لڑکی! تجھکو صرف ایک ہستی بچا سکتی ہے جس کا ذکر میں نے ابھی کیا تھا۔ جا اور اس کی جستجو کر۔ وہ گلیسل کی جھیل میں کشتی پر بیٹھا اپنے شاگردوں سے باتیں کر رہا ہے۔ جھیل کے کنارے ادب کے ساتھ سر جھکا دے اور اس کا نام لے کر پکار۔ جب وہ آئے (جو کوئی اس کو بُلاتا ہے وہ اس کے پاس ضرور آتا ہے) تو اس کے قدموں پر گر کر التجا کر کہ وہ تجھکو گناہوں سے پاک کردے۔

سالومی:۔

مجھکو اپنا مُنہ چومنے دے۔

یوحنا

لعنت ہے! ہوس کار ماں کی ہوس کار بیٹی! تجھ پر لعنت ہے!

سالومی:۔

یوحنا میں تیرا مُنہ چومونگی۔

یوحنا:۔

میں تیری طرف دیکھنا نہیں چاہتا۔ میں تجھکو ایک نگاہ بھی نہیں دیکھ سکتا۔ سالومی! تو ملعون ہو چکی!

(حوض کے اندر چلا جاتا ہے)

سالومی:۔

یاد رکھ یوحنا! میں تیرا مُنہ ضرور چومونگی۔

پہلا سپاہی:۔

اب لاش کو کسی دوسری جگہ ہٹا دینا چاہیئے۔ بادشاہ بجز اُن لاشوں کے جن کو اس نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہو کسی دوسری لاش کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

ھرودیہ کا خدمتگار:۔

وہ میرا بھائی تھا۔ بلکہ بھائی سے بھی زیادہ عزیز۔ میں نے اسکو ایک عطردان نذر کیا تھا اور ایک انگوٹھی بھی جس کو ہر وقت وہ پہنے رہتا تھا۔ شام کو ہم دونوں دریا کے کنارے بادام کے درختوں میں باہم سیر کرتے تھے۔ وہ اپنے ملک کے حالات سناتا تھا۔ وہ بہت

آہستہ بولتا تھا۔ اس کی آواز میں بانسری کی دلکشی تھی۔ وہ دریا میں اپنا عکس دیکھا کرتا تھا۔ میں اسپر ملامت کیا کرتا۔

دوسرا سپاہی:۔

بالکل درست ہے۔ لاش کہیں چھپا دینا چاہیئے۔ بادشاہ کی نظر نہ پڑے۔

پہلا سپاہی:۔

مگر بادشاہ یہاں نہیں آتا۔ وہ نبی سے اس قدر ڈرتا ہے۔

(ھرودیس۔ ھرودیہ اور اہل دربار کا داخلہ)

ھرودیس:۔

سالومی کہاں ہے؟ شاہزادی کہاں ہے؟ میں نے جب اس کو دوبارہ دعوت میں بلا بھیجا تھا تو وہ کیوں نہیں آئی؟ اچھا۔ وہ وہاں بیٹھی ہوئی ہے!

ھرودیہ:۔

اس کی طرف نہ دیکھو۔ تمہاری نگاہ ہر گھڑی اسی پر رہتی ہے۔

ھرودیس:۔

چاند کی دیوی آج بالکل بدل گئی ہے۔ وہ ایک مخبوط الحواس عورت کی طرح ہو رہی ہے۔ جو ہر سمت چاہنے والوں کی تلاش میں نظر

دوڑا رہی ہو - وہ برہنہ ہے - سرتاپا برہنہ - بادل اس کی برہنگی کو ڈھانکنا چاہتے ہیں مگر وہ ڈھانکنے نہیں دیتی - وہ بادلوں میں کسی سرشار عورت کی طرح لڑکھڑا رہی ہے - یقین مانو - وہ چاہنے والوں کی جستجو میں ہے وہ بالکل ایک پاگل عورت معلوم ہوتی ہے - کیا میں جھوٹ کہتا ہوں؟

ھرودیہ :-

چاند سوا چاند کے اور کچھ نہیں - چلو اندر چلیں - یہاں تمھارا کیا کام ہے؟

ھرودیس :-

میں اسی جگہ رہونگا - مناسیح - غالیچے بچھادو - مشعلوں کو روشن کردو - ہاتھی دانت اور بلور کے میز لاکر لگادو - یہاں کی ہوا خوشگوار ہے - میں اپنے مہمانوں کے ساتھ ابھی اور شراب پیونگا ہم کو قیصر کے سفیروں کی پوری تواضع کرنی چاہیئے -

ھرودیہ :-

کیا تم انھیں کے لئے یہاں بیٹھ گئے ہو؟

ھرودیس :-

ہاں - ہوا فرحناک ہے - ھرودیہ ادھر آؤ - مہمان ہمارا

انتظار کر رہے ہیں۔ میرے پاؤں کیوں پھسل گئے۔ اُف! میرے پاؤں
خون پر پڑ گئے۔ یہ ایک منحوس شگون ہے۔ یہ خون یہاں کیسا ہے؟ اور
یہ لاش یہاں کیوں پڑی ہے؟ کیا تم سب یہ سمجھتے ہو کہ میں بھی فرمانروائے
مصر کی طرح اپنے مہمانوں کو دعوت پر پہلے لاش دکھاتا ہوں؟ یہ
کسکی لاش ہے؟ میں دیکھنا نہیں چاہتا۔

پہلا سپاہی:۔
حضور یہ ہمارے سردار کی لاش ہے۔ وہی نوجوان شامی جس کو
تین روز ہوئے آپ نے سردار کے منصب سے سرفراز فرمایا تھا۔

ھرودیس:۔
میں نے تو اس کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا۔

دوسرا سپاہی:۔
حضور اس نے خودکشی کر لی۔

ھرودیس:۔
کس لئے؟ میں نے تو اس کو سردار بنا دیا تھا۔

دوسرا سپاہی:۔
ہم نہیں جانتے مگر اس نے خودکشی کر لی۔

ھرودیس:۔
تعجب ہے۔ میں اب تک سمجھتا تھا کہ حکمائے روم ہی خودکشی

کیا کرتے ہیں۔کیوں۔طجی لینوس حکمائے روم خودکشی کرتے ہیں یا نہیں؟

طجی لینوس:۔

ہاں جہاں پناہ! کچھ ایسے ہیں جو اپنے کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔وہ رواقی ہیں رواقیوں کی جماعت جاہل اور بیوقوف ہوتی ہے میں خود انکو بیوقوف خیال کرتا ہوں۔

ھرودیس:۔

میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔خودکشی حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

طجی لینوس:۔

روم میں ہر شخص اُن پر ہنستا ہے۔قیصر نے اُنکی ایک ہجو لکھی ہے۔جو ملک کے ہر گوشہ میں پڑھی جاتی ہے۔

ھرودیس:۔

اس نے ان کی ہجو لکھی ہے؟ قیصر بھی کیا دلچسپ آدمی ہے؟ بہرکیف مجھکو افسوس ہے کہ نوجوان شامی نے اپنے کو مار ڈالا واقعی بڑا افسوس ہے۔وہ ایک جوان تھا۔اس کی آنکھیں مخمور تھیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ سالومی کو خمار آلودہ نگاہوں سے دیکھا کرتا تھا۔وہ اس کی طرف اکثر دیکھا کرتا تھا۔

ا؎ Stoics

ھرودیہ :-

سالومی کی طرف اسکے علاوہ دوسرے بھی اکثر دیکھا کرتے تھے۔

ھرودیس :-

اس کا باپ ایک تاجدار تھا۔ میں نے اس کو سلطنت سے محروم کردیا اور تم نے اس سردار کی ماں کو اپنی کنیز بنالیا جو فی الحقیقت ملکہ تھی۔ یہ شخص میرے محل میں مہمان کی حیثیت رکھتا تھا۔ اسی لئے میں نے اس کو افسرِ اعلیٰ بنا رکھا تھا۔ افسوس! اس نے خودکشی کرلی!
کیوں لاش یہاں کیوں پڑی ہے؟ لیجاؤ۔ میں دیکھنا نہیں چاہتا (لوگ لاش کو اُٹھالے جاتے ہیں) یہاں سردی ہے۔ ہَوا تیز چل رہی ہے۔ کیا تم کو نہیں محسوس ہوتا؟

ھرودیہ :-

نہیں ہَوا تو بند ہے۔

ھرودیس :-

ہَوا ضرور چل رہی ہے اور ہَوا میں پروں کی آواز سُن رہا ہوں بڑے بڑے پروں کی۔ تم بھی سُنتی ہو؟

ھرودیہ :-

میں کچھ نہیں سُنتی۔

ہرودیس:۔

اب آواز رُک گئی ابھی ابھی میں سُن رہا تھا۔ ضرور ہوا بہ رہی تھی اب تھم گئی ہے۔ مگر۔ نہیں پھر وہی آواز آنے لگی۔ کیا تم کو نہیں سُنائی دیتی؟ ہاں پروں ہی کی آواز ہے۔

ہرودیہ:۔

میں کہہ رہی ہوں کہ میرے کانوں میں کوئی آواز نہیں آتی۔ تم بیمار ہو۔ اندر چلو۔

ہرودیس:۔

بیمار میں نہیں بلکہ تمہاری لڑکی ہے اس کے چہرہ کا رنگ مریضوں کا سا ہے۔ میں نے اس کو کبھی اتنا زرد نہیں دیکھا ہے۔

ہرودیہ:۔

میں نے کہدیا کہ اس کو نہ دیکھو۔

ہرودیس:۔

شراب لاؤ (شراب لائی جاتی ہے) **سالومی**۔ ادھر آ میرے ساتھ شراب نوش کر۔ یہ نہایت لطیف شراب ہے۔ اپنے یاقوتی ہونٹوں سے اس کو لگالے تو میں پورا پیالہ پی جاؤں۔

سالومی:۔

جہاں پناہ۔ مجھکو پیاس نہیں ہے۔

ھرودیس:۔

دیکھتی ہو تمھاری لڑکی میری بات کس طرح رد کرتی ہے؟

ھرودیہ:۔

بجا کرتی ہے۔ تم اس کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیوں دیکھا کرتے ہو؟

ھرودیس:۔

تازہ میوے لاؤ (میوے لائے جاتے ہیں) سالومی۔ آ میرے ساتھ کچھ میوے کھا۔ میں پھلوں میں تیرے دانتوں کے نشان دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس پھل کو تھوڑا سا اپنے دانتوں سے کاٹ لے۔ جو بچ جائیگا اس کو میں کھاؤں گا۔

سالومی:۔

جہاں پناہ۔ مجھے بھوک نہیں۔

ھرودیس:۔

(ھرودیہ سے) دیکھتی ہو تم نے اپنی لڑکی کو کیسی تربیت دی ہے؟

ھرودیہ:۔

میں اور میری لڑکی دونوں ایک شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں

مگر تمھارا باپ ایک ساربان تھا اور قزاق بھی۔

ھرودیس:۔

جھوٹ بولتی ہو!

ھرودیہ:۔

تم خود جانتے ہو کہ میرا کہنا سچ ہے۔

ھرودیس:۔

سالومی۔ آ میرے نزدیک بیٹھ۔ میں تجھکو تیری ماں کا تخت دیدوں گا۔

سالومی:۔

جہاں پناہ میں تھکی نہیں ہوں۔

ھرودیہ:۔

دیکھا تم کو وہ کیا سمجھتی ہے!

ھرودیس:۔

لے آؤ۔ ۔ ۔ ۔ میں بھول گیا کیا مانگ رہا تھا۔ ہاں۔ یاد آگیا۔

یوحنا کی آواز:۔

خبردار کہ وہ ساعت آگئی! خداوند کہتا ہے۔ میں نے جو پیشینگوئی کی تھی پوری ہوگئی۔ میں نے جسکی بشارت دی تھی وہ دن آگیا۔

ھرودیہ:۔

اس سے کہہ دو کہ خاموش رہے۔ میں اس کی آواز نہیں برداشت کرسکتی۔ یہ شخص ہمیشہ میری توہین کیا کرتا ہے۔

ھرودیس:۔

اس نے تمھارے خلاف تو کچھ نہیں کہا۔ علاوہ اس کے وہ ایک بہت بڑا نبی ہے۔

ھرودیہ:۔

مجھے نبیوں پر اعتقاد نہیں۔ کیا ایک انسان یہ بتا سکتا ہے کہ آئندہ کیا ہوگا؟ کسی کو اس کا علم نہیں۔ اور یہ شخص تو ہمیشہ مجھکو رسوا کیا کرتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تم اس سے ڈرتے ہو۔ میں خوب سمجھتی ہوں کہ تم اس سے ڈرتے ہو۔

ھرودیس:۔

میں اس سے ہرگز نہیں ڈرتا۔ میں دنیا میں کسی چیز سے نہیں ڈرتا۔

ھرودیہ:۔

ضرور ڈرتے ہو۔ اگر ڈرتے نہیں تو اس کو اُن یہودیوں کے حوالہ کیوں نہیں کر دیتے جو گذشتہ چھ مہینوں سے اسی فکر میں ہیں؟

ایک یہودی:۔

ہاں خداوند بہتر یہی ہوگا کہ اس کو ہمارے ہاتھوں میں دے دیا جائے۔

ھیرودیس:۔

بس ایک بار میں کہہ چکا کہ اس کو تمہارے سپرد نہیں کیا جائے گا۔
یہ وہ آدمی ہے جو خدا کو دیکھ چکا ہے۔

ایک یہودی:۔

ممکن نہیں۔ الیاس نبی کے بعد کسی انسان نے خدا کو نہیں دیکھا۔ وہ آخری انسان تھا جس نے خدا کو دیکھا تھا۔ آجکل خدا اپنے کو دکھلاتا نہیں بلکہ چھپاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں اس قدر برائیاں پھیل گئی ہیں۔

دوسرا یہودی:۔

نہ جانے الیاس نے بھی خدا کو دیکھا تھا کہ نہیں۔ غالباً اس نے صرف خدا کا عکس دیکھا تھا۔

تیسرا یہودی:۔

خدا کبھی چھپتا نہیں۔ وہ ہر وقت ہر شئے میں رونما ہوتا رہتا ہے۔
وہ خیر و شر دونوں میں موجود ہے۔

چوتھا یہودی:۔

ایسا نہ کہو۔ یہ ایک خطرناک عقیدہ ہے۔ یہ اسکندریہ کی

درسگاہوں کی تعلیم ہے جہاں یونانیوں کا فلسفہ سکھلایا جاتا ہے اور یونانی جنٹیل[1] (کافر) ہیں۔ ان میں ختنہ بھی نہیں ہوتا۔

پانچواں یہودی:۔

کون جانتا ہے کہ خدا کیا کرتا ہے؟ یہ تو ایک راز ہے۔ بہت ممکن ہے کہ جس کو ہم "شر" کہتے ہیں وہ دراصل "خیر" ہو اور جس کو "خیر" سمجھتے ہیں وہ "شر" ہو۔ کسی کو اس کا صحیح علم نہیں۔ ہم کو ہر حالت میں سر تسلیم خم کرنا چاہیئے۔ خدا قادر مطلق ہے۔ وہ قوی اور ضعیف کو برابر شکست دیتا ہے۔ وہ کسی کی جانبداری نہیں کرتا۔

پہلا یہودی:۔

تم نے سچ کہا کہ خدا کی ہستی قادر مطلق ہے۔ وہ قوی اور ضعیف کو یکساں کر دیتا ہے جس طرح کوئی چوسے اور خشک گھاس کو ملا کر ایک کر دے۔ لیکن اس شخص نے خدا کو ہرگز نہیں دیکھا

ہرودیہ:۔

ان سے کہو کہ خاموش رہیں۔ میں تو عاجز ہو گئی۔

ہرودیس:۔

لیکن میں نے تو سنا ہے کہ یوحنا ہی الیاس ہے۔

یہودی:۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ الیاس کے زمانہ کو تین سو برس سے زیادہ

---

[1] Gentiles یعنے غیر یہودی۔

گذر چکے۔

ھیرودیس:۔

بعض ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ نبی الیاس ہی ہے۔

ایک نصرانی:۔

مجھکو کامل یقین ہے کہ وہ نبی الیاس ہے۔

یہودی:۔

کبھی نہیں۔ یہ شخص الیاس ہو نہیں سکتا۔

یوحنا کی آواز:۔

پس وہ دن آگیا۔ اور میں پہاڑوں پر اُس کے قدموں کی آواز

سُن رہا ہوں جو عالم کا مُنجی ہوگا۔

ھیرودیس:۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ عالم کا مُنجی؟

طجی لینوس:۔

یہ قیصر کا ایک لقب ہے۔

ھیرودیس:۔

مگر قیصر تو یہودیہ میں نہیں آرہا ہے۔ ابھی روم

سے کل خط آیا ہے۔ اس میں تو اس کی کوئی اطلاع نہیں تھی۔

طجی لینوس۔ تم جاڑے کے ایام میں جب وہاں تھے تو کیا کوئی ایسی خبر سُنی تھی؟

طجی لینوس:۔

حضور میں نے کوئی خبر نہیں سُنی۔ میں تو لقب کی تشریح کر رہا تھا۔ قیصر کے القاب میں سے ایک لقب یہ بھی ہے۔

هرودیس:۔

قیصر یہاں نہیں آسکتا۔ وہ نقرس سے مجبور ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے پاؤں ہاتھی کے پاؤں کی طرح بھاری ہو رہے ہیں۔ پھر چند سیاسی اسباب بھی مانع ہیں۔ آجکل روم کو چھوڑنا اس کو کھو بیٹھنا ہے۔ قیصر نہیں آسکتا۔ خیر وہ مالک ہے اگر آنا چاہیگا تو آجائیگا اگرچہ مجھکو امید ہے کہ نہیں آئیگا۔

پہلا نصرانی:۔

حضور نبی نے قیصر کے بارے میں نہیں کہا تھا۔

هرودیس:۔

قیصر کے بارے میں نہیں؟

پہلا نصرانی:۔

نہیں حضور

ہرودیس:۔

پھر کسکے بارے میں کہا تھا؟

پہلا نصرانی:۔

مسیح کے بارے میں جو آگیا ہے۔

ایک یہودی:۔

یہ غلط ہے۔ مسیح ابھی نہیں آیا ہے۔

پہلا نصرانی:۔

وہ آگیا ہے اور ہر جگہ معجزے دکھا رہا ہے۔

ہرودیہ:۔

اہا ہا! معجزے! میں معجزوں کو نہیں مانتی۔ بہت دیکھ چکی ہوں

(خدمتگار سے) میرا پنکھا!

پہلا نصرانی:۔

مگر وہ سچے معجزے دکھاتا ہے۔ چنانچہ گلیل کا کوئی مشہور قصبہ ہے

جہاں اس نے ایک شادی کی محفل میں پانی کو شراب بنا دیا۔ جو لوگ

وہاں موجود تھے مجھ سے بیان کر رہے تھے۔ اور اس نے دو جذامیوں

کو جو شہر کفرنحوم کے دروازہ پہ بیٹھے ہوئے تھے محض ہاتھ

سے چھو کر اچھا کر دیا۔

دوسرا نصرانی :۔

نہیں۔ کفر نحوم میں اس نے دو اندھوں کو اچھا کیا تھا۔

پہلا نصرانی :۔

نہیں۔ جذامیوں کو۔ مگر اس نے اندھوں کو بھی اچھا کیا ہے۔
وہ ایک پہاڑ پر فرشتوں سے گفتگو کرتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے۔

ایک صدوقی :۔

فرشتوں کا کہیں وجود ہی نہیں۔

ایک فریسی :۔

فرشتوں کا وجود تو ہے۔ البتہ میں یہ تسلیم نہیں کرتا کہ اس آدمی نے ان کو دیکھا ہے۔

پہلا نصرانی :۔

لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے اس کو فرشتوں سے باتیں کرتے پایا ہے۔

صدوقی :۔

جھوٹ!

ھرودیہ :۔

ان لوگوں نے مجھکو پریشان کر ڈالا۔ سب کے سب لغو بکتے ہیں

(خدمتگار سے) پنکھا! (خدمتگار پنکھا دیتا ہے)۔ تمہاری صورت خواب دیکھنے والوں کی سی ہے۔ ہر گھڑی خواب دیکھتے رہنا بُرا ہوتا ہے۔ یہ مریضوں کا کام ہے (خدمتگار کو پنکھے سے مارتی ہے)۔

دوسرا نصرانی:۔

ایک اور معجزہ بھی ہے جو بنتِ جائروس سے متعلق ہے

پہلا نصرانی:۔

اس سے کون انکار کر سکتا ہے؟

ھرودیہ:۔

یہ سب دیوانے ہو گئے ہیں۔ چاند کو حد سے زیادہ دیکھتے رہے ہیں۔ اب ان کو چپ رہنے کا حکم دو۔

ھرودیس:۔

یہ بنتِ جائروس کا معجزہ کیا ہے؟

پہلا نصرانی:۔

جائروس کی لڑکی مر گئی تھی۔ اس نے اس کو پھر زندہ کر دیا۔

ھرودیس:۔

وہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیتا ہے؟

پہلا نصرانی:۔

جی ہاں وہ مُردوں کو بھی زندہ کرتا ہے۔

ہرودیس :-

میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ اس سے ممانعت کردینی چاہیئے۔ مُردوں کو زندہ کرنے کی اجازت میں کسی کو نہیں دیتا۔ اس کو تلاش کرکے اس سے کہدو کہ میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس وقت وہ کہاں ہے ؟

دوسرا نصرانی :-

حضور وہ ہر جگہ ہے مگر اس کا ملنا دشوار ہے۔

پہلا نصرانی :-

کہا جاتا ہے کہ اس وقت وہ سامریہ میں ہے۔

ایک یہودی :-

اگر سامریہ میں ہے تو ظاہر ہے کہ وہ مسیح نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ سامریوں میں مسیح نہیں آئے گا۔ سامری ملعون ہیں۔ وہ عبادتگاہ پر قربانیاں نہیں چڑھاتے۔

دوسرا نصرانی :-

کچھ ہی دن ہوئے کہ وہ سامریہ سے رخصت ہوا ہے میرا خیال ہے اس وقت وہ یروشلم کے مضافات میں ہے۔

پہلا نصرانی :-

نہیں - وہ وہاں نہیں - میں یروشلم سے ابھی واپس آیا ہوں - دو مہینوں سے وہاں اس کا کوئی پتہ نہیں -

ہرودیس :-

خیر اس سے بحث نہیں - مگر اس کو ڈھونڈ کر میری جانب سے یہ حکم سُنادو کہ مُردوں کو جِلایا نہ کرے - پانی کو شراب بنائے - جذامیوں کو اچھا کرے مجھے اس سے کوئی اختلاف نہیں - سچ پوچھو تو میں کسی جذامی کو اچھا کر دینا ثواب سمجھتا ہوں - لیکن کسی کو مُردے جلانے کی اجازت نہیں دے سکتا - اگر مُردے زندہ ہو جایا کرینگے تو بڑی آفت ہوگی -

یوحنا کی آواز :-

آہ ! بدکار ! زانیہ ! آہ ! سنہری آنکھوں والی "بابل کی لڑکی" خداوند کہتا ہے "لوگوں کی ایک جماعت اس عورت پر یورش کرے اور اس کو سنگسار کر ڈالے" -

ہرودیہ :-

اس کو خاموش رہنے کا حکم دو -

یوحنا کی آواز :-

فوجی افسروں سے کہو کہ اپنی تلواروں سے اس کو زخمی

کرڈالیں - اپنی ڈھالوں کے نیچے اس کو کچل ڈالیں۔

ھرودیہ:-

میری رسوائی ہو رہی ہے۔

یوحنا کی آواز:-

اسی طرح میں دنیا سے بُرائیاں مٹاؤنگا اور یونہی دوسری عورتیں اس کی پیروی کرنے سے بچیں گی۔

ھرودیہ:-

سُنتے ہو مجھے کیا کہہ رہا ہے؟ تم چاہتے ہو کہ وہ تمہاری بیوی کو ذلیل کرتا رہے؟

ھرودیس:-

اُس نے تمہارا نام تو نہیں لیا؟

ھرودیہ:-

یہ حجت فضول ہے۔ تم تو خوب واقف ہو کہ وہ مجھی کو رسوا کرنا چاہتا ہے۔ اور میں تمہاری بیوی ہوں کہ نہیں؟

ھرودیس:-

بیشک - پیاری ھرودیہ تم میری بیوی ہو اور اس سے پیشتر میرے بھائی کی بیوی رہ چکی ہو۔

ھیرودیہ:۔

تمہیں نے اس کی آغوش سے مجھکو جدا کر دیا۔

ھیرودیس:۔

صحیح ہے۔ میں اس سے قوی تر تھا۔ لیکن مجھے یہ تذکرہ گوارا نہیں۔ نبی جو کچھ کہہ رہا تھا اس کی بنا یہی تھی اور شاید اسی بنا پر کوئی آفت آنے والی ہے۔ اس ذکر کو جانے دو۔ پیاری ھیرودیہ۔ ہم مہمانوں کی طرف سے غافل ہیں۔ شراب سے میرا ساغر بھرو۔ چاندی اور شیشے کے کُل ظروف میز پر لگا دو۔ اہل روم بھی موجود ہیں۔ ہم سب قیصر کا جامِ صحت نوش کریں۔

حاضرین:۔

قیصر! قیصر!

ھیرودیس:۔

دیکھو تمہاری لڑکی کتنی زرد ہے۔

ھیرودیہ:۔

تم کو اس سے کیا غرض کہ وہ زرد ہے یا نہیں؟

ھیرودیس:۔

میں نے اس کو اتنا زرد کبھی نہیں دیکھا۔

ھیرودیہ:-

تمہیں اس کو دیکھنا ہی نہیں چاہئے۔

یوحنا کی آواز:-

اس روز سورج بال کے مانند سیاہ ہو جائیگا اور چاند خون کی طرح سُرخ۔ ستارے پکّی ہوئی انجیروں کی طرح آسمان سے ٹوٹ کر گرنے لگیں گے اور دنیا پر حکومت کرنے والے پناہ مانگیں گے۔

ھیرودیہ:-

میں اس روز کو ذرا دیکھنا چاہتی ہوں جس کی یہ پیشینگوئی کر رہا ہے جبکہ چاند خون کی طرح سُرخ ہو جائیگا اور ستارے آسمان سے پکّی ہوئی انجیروں کی طرح گرنے لگیں گے۔ یہ نبی بدمست شرابیوں کی سی باتیں کر رہا ہے۔ مگر میں اسکی آواز کی تاب نہیں لا سکتی۔ مجھے اس کی آواز سے نفرت ہے۔ اسکو چپ رہنے کا حکم دو۔

ھیرودیس:-

میں نہیں حکم دوں گا۔ اس کی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔ ممکن ہے کوئی اچھی فال ہو۔

ہرودیہ :-

مجھے فال پر اعتقاد نہیں۔ وہ شرابیوں کی طرح بکتا ہے۔

ہرودیس :-

ممکن ہے اُس نے خدا کی شراب پی ہو۔

ہرودیہ :-

اور یہ "خدا کی شراب" کون سی شراب ہے؟ کس باغ کے انگوروں سے نکلتی ہے؟ اور کس میکدہ میں کھنچتی ہے؟

ہرودیس :-

(اب وہ سالومی کو دیکھنے میں محو ہے) طجی لینوس جب تم روم میں تھے تو قیصر کو کبھی اس کے متعلق بھی کچھ کہتے سنا تھا......؟

طجی لینوس :-

کس کے متعلق ؟

ہرودیس :-

کس کے متعلق؟ خواب! میں نے تم سے کچھ پوچھا تھا؟ مجھے قطعاً یاد نہیں۔

هرودیہ:۔

تم پھر میری لڑکی کو دیکھ رہے ہو۔ میں نے کہدیا کہ اس کی طرف نگاہ نہ اُٹھاؤ۔

هرودیس:۔

تم کو تو اس کے سوا اور کچھ کہنا ہی نہیں۔

هرودیہ:۔

میں پھر وہی کہتی ہوں۔

هرودیس:۔

اور ھیکل کی بحالی کے بارے میں کچھ ہو گا کہ نہیں؟ جس کے لئے لوگوں میں اس قدر سرگوشیاں ہو رہی ہیں۔ سنتا ہوں کہ عبادتگاہ کا غلاف غائب ہو گیا ہے؟

هرودیہ:۔

تمہیں نے تو اس کو چرالیا اور پھر نا واقف کی طرح باتیں کرتے ہو۔ اب میں یہاں نہیں رک سکتی۔ اندر چلو۔

هرودیس:۔

سالومی۔ مجھکو اپنا ناچ دکھا۔

هرودیہ:۔

میں اس کو ناچنے نہیں دونگی

سالومی:-

جہاں پناہ - ناچنے کو میرا جی نہیں چاہتا-

ھرودیس:-

سالومی - ھرودیہ کی لڑکی ناچ سے میرا دل بہلا-

ھرودیہ:-

اس کو نہ چھیڑو-

ھرودیس:-

سالومی- میں تجھکو ناچنے کا حکم دیتا ہوں-

سالومی:-

جہاں پناہ - میں نہیں ناچونگی-

ھرودیہ:-

(قہقہہ لگاکر) دیکھا وہ تمہارا حکم کیسا مانتی ہے؟

ھرودیس:-

اس کا جی چاہے تو ناچے - مجھے اس کا اشتیاق نہیں - اس کا رقص میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا - آج کی رات میں مسرور ہوں - میں نے اس سے قبل کبھی ایسی مسرت نہیں محسوس کی-

پہلا سپاہی:-

بادشاہ کا چہرہ دھندلا ہو رہا ہے - کیوں؟

دوسرا سپاہی:-

ہاں بادشاہ کا چہرہ دھندلا ہے -

ھیرودیس:-

اور مسرور کیوں نہ ہوں - قیصر جو دنیا کا حکمران ہے جو ہر چیز کا مالک ہے مجھکو مانتا ہے - اس نے مجھکو بیش بہا تحفے بھیجے ہیں - اور شاہِ کبادوسیہ کو جو میرا دشمن ہے بُلا بھیجنے کا وعدہ بھی کیا ہے - عجب نہیں کہ اس کو روم میں بُلا کر صلیب دیدی جائے - کیونکہ قیصر جو چاہے کر سکتا ہے - وہ ہم سب کا آقا ہے اس لئے مجھکو مسرور رہنے کا حق بھی ہے - دنیا کی کوئی چیز میری مسرّت کو برباد نہیں کر سکتی -

یوحنا کی آواز:-

وہ اسی تخت پر بیٹھا ہوگا - اپنی یاقوتی اور ارغوانی خلعت میں ملبوس ہوگا - اس کے ہاتھ میں اس کے ہزلیات سے لبریز ایک سونے کا پیالہ ہوگا - اور خداوند آقا کے فرشتے اس کو مارینگے - کیڑے اس کو کھا ڈالینگے -

ھرودیہ :-

سنو تم کو کیا کہہ رہا ہے - کہتا ہے کیڑے تمکو کھا ڈالینگے -

ھرودیس :-

مجھ کو نہیں کہتا - میرے خلاف اس نے کبھی ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا ہے - وہ شاہِ کبادوسیہ کے متعلق یہ سب کہہ رہا ہے - جو میرا دشمن ہے - اسی کو کیڑے کھائینگے - مجھ کو نہیں - اس نبی نے کبھی میری برائی نہیں کی سوا اس کے کہ میں نے اپنے بھائی کی بیوی کو اپنی بیوی بنا کر ایک بڑا گناہ کیا ہے - سو اس کا یہ خیال شاید درست ہے - کیونکہ تم واقعی بانجھ ہو -

ھرودیہ :-

میں بانجھ ہوں ؟ میں ؟ اور تم یہ کہتے ہو ؟ تم جو ہر وقت میری لڑکی کو دیکھا کرتے ہو - جو ابھی اپنی دلبستگی کے لئے اس سے ناچنے کی فرمائش کر رہے تھے ؟ تمہارا یہ خیال بے بنیاد ہے - دیکھو وہ میری لڑکی ہے - تمہارے البتہ کوئی اولاد نہیں - کنیز ول سے بھی نہیں - بانجھ تم ہو - میں نہیں -

ھرودیس :-

چپ رہو - میں کہہ رہا ہوں کہ تم بانجھ ہو - تم سے میری

کوئی اولاد نہیں ۔ اور نبی کہتا ہے کہ ہمارا نکاح درست نہیں ۔
وہ کہتا ہے کہ اس شادی کے نتیجے خراب ہونگے ۔ میری رائے
میں اس کا کہنا ٹھیک ہے ۔ مجھے پورا یقین ہے کہ وہ سچ کہتا
ہے ۔ مگر اس گھڑی ان تذکروں کو جانے دو ۔ میں اس وقت
تردداات سے آزاد رہنا چاہتا ہوں ۔ واقعی میں بہت خوش
ہوں ۔ مجھے کس چیز کی کمی ہے ؟

ھرودیہ :۔

مجھکو بڑی خوشی ہے کہ تمہاری طبیعت آج ایسی شگفتہ ہے
جو ایک غیر معمولی بات ہے ۔ مگر اب بہت دیر ہو چکی ۔ چلو اندر
چلیں ۔ تم کو یاد ہے یا نہیں کہ علی الصباح ہم شکار کے لئے جانے
والے ہیں ؟ قیصر کے سفیروں کی ہر طرح مدارات ہونی چاہیئے ۔

دوسرا سپاہی :۔

بادشاہ کے چہرے کا رنگ کس قدر دھندلا ہو گیا ہے ۔

پہلا سپاہی :۔

ہاں بے حد دھندلا ہو گیا ہے ۔

ھرودیس :۔

سالومی ۔ سالومی ۔ مجھے خوش کرنے کے لئے ناچ تیں

تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ میری خاطر سے ناچ۔ میں آج
بے انتہا افسردہ ہو رہا ہوں۔ میں جب یہاں آرہا تھا تو میرے
قدم خون میں پڑ گئے تھے جو ایک بُری علامت ہے۔ اور میں نے
ہوا میں بھاری پروں کی آواز بھی سُنی تھی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ
اس کے کیا معنی ہیں۔ میں بے انتہا افسردہ ہو رہا ہوں۔ سالومی
مجھ کو اپنا ناچ دکھا دے مَیں التجا کرتا ہوں۔ اگر تُو مجھ کو اپنا
ناچ دکھا کر محظوظ کر دیگی تو جو مانگے گی میں تجھ کو دونگا۔ ہاں
سالومی ناچ اور جو تیرا جی چاہے مجھ سے مانگ لے۔ میں
اپنی آدھی سلطنت بھی دینے کو تیار ہوں۔

سالومی:۔

(اُٹھکر) جہاں پناہ۔ کیا آپ سچ کہتے ہیں کہ جو کچھ میں
مانگوں گی مجھ کو ملے گا؟

ھیرودیہ:۔

بیٹی! خبردار! نہ ناچ۔

ھیرودیس:۔

ہاں جو دل چاہے مانگ۔ خواہ میری آدھی سلطنت
ہی کیوں نہ ہو۔

سالومی :۔

جہاں پناہ ۔آپ قسم کھاتے ہیں ؟

ہرودیس :۔

ہاں سالومی میں قسم کھاتا ہوں ۔

ہرودیہ :۔

ہرگز مت ناچ میری پیاری بیٹی ۔

سالومی :۔

آپ کس چیز کی قسم کھاتے ہیں ؟

ہرودیس :۔

اپنی جان ۔ اپنے تاج ۔ اپنے دیوتاؤں کی ۔ جو کچھ تُو چاہیگی میں تجھکو دونگا اگر تو صرف ایک بار مجھکو اپنا ناچ دکھادے تو اپنی آدھی سلطنت بھی تیرے حوالہ کردوں ۔ سالومی ۔ سالومی مجھے بس اپنا ناچ دکھادے ۔

سالومی :۔

جہاں پناہ ۔ یاد رہے کہ آپ قسم کھا چکے ہیں ۔

ہرودیس :۔

ہاں سالومی ۔ میں قسم کھا چکا ہوں ۔

سالومی:-

جو کچھ میں مانگوں گی مجھکو ملے گا؟ آپ کی آدھی سلطنت بھی؟

ھرودیہ:-

سالومی میری بات مان اور ناچنے سے انکار کر دے۔

ھرودیس:-

ہاں آدھی سلطنت بھی۔ سالومی اگر تو چاہے تو ابھی ایک ملکہ بن سکتی ہے۔ اُف! یہاں کیسی سردی ہے! ہوا برف میں ڈوبی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور ہوا میں پروں کی آواز کہاں سے آرہی ہے؟ معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی چڑیا۔ کوئی بھاری اور سیاہ چڑیا شہ نشین پر منڈلا رہی ہو۔ لیکن یہ چڑیا نظر کیوں نہیں آتی؟ اس کے پروں کی آواز ہیبتناک ہے۔ ہوا ٹھنڈی ہے۔ مگر۔ نہیں نہیں۔ سرد نہیں بلکہ گرم ہے میرا دم گھٹا جاتا ہے۔ میرے ہاتھوں پہ پانی ڈالو اور مجھکو برف کھلاؤ۔ میری قبا کے بند ڈھیلے کرو! جلد! نہیں نہیں۔ اسکو رہنے دو۔ میرا پھولوں کا ہار مجھکو تکلیف دے رہا ہے۔ یہ پھول اس وقت انگارے معلوم ہوتے ہیں۔ میری پیشانی جلی جاتی ہے (ہار کو نوچ کر پھینک دیتا ہے) ہاں اب میں سانس

لے سکتا ہوں۔ اِن پھولوں کی پنکھڑیاں سرخ کیسی ہیں! معلوم
ہوتا ہے کسی کپڑے پر خون کے دھبے پڑ گئے ہیں۔ خیر جانے
دو۔ ہر چیز میں فال نکالنا بھی اچھا نہیں۔ زندگی اس طرح
دشوار ہو جاتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو زیادہ مناسب ہے
کہ خون کے دھبے بھی اسی طرح بھلے معلوم ہوتے ہیں جسطرح
گلاب کی پتیاں۔ شاید یہ کہنا اور بھی مناسب ہوگا کہ......
مگر اب اس ذکر کو جانے ہی دو۔ اس وقت میں خوش نصیب
ہوں۔ بے انتہا خوش نصیب۔ تمہیں کہو میں مسرور رہنے
کا حق رکھتا ہوں کہ نہیں۔ تمہاری لڑکی آج میرے لئے ناچنے
جا رہی ہے۔ سالومی تو وعدہ کر چکی ہے۔

ھرودیہ:۔

میں اس کو ناچنے نہیں دونگی۔

سالومی:۔

جہاں پناہ میں ناچونگی۔

ھرودیس:۔

سُنتی ہو تمہاری لڑکی کیا کہتی ہے؟ وہ ناچنے کو تیار ہے۔
سالومی تُو بڑی عقلمند ہے اور ناچنے کے بعد جو تیرا جی چاہے

مجھ سے مانگنے میں تامّل نہ کر۔ ہاں میری آدھی سلطنت بھی۔ میں
قسم کھا چکا ہوں۔ یا میں غلط کہہ رہا ہوں؟

سالومی :۔

ہاں آپ قسم کھا چکے ہیں۔

ھیرودلیس :۔

اور میں نے اپنی قسم کبھی نہیں توڑی ہے۔ میں
اُن لوگوں میں سے نہیں ہوں جو عہد شکنی کیا کرتے ہیں۔
میں جھوٹ بولنا نہیں جانتا۔ اپنے وعدہ کا غلام ہوں اور
میرا وعدہ بادشاہوں کا وعدہ ہوتا ہے۔ شاہِ کبادوسیہ
جھوٹ بولنے کا عادی ہے۔ لیکن وہ کوئی راستباز بادشاہ
نہیں۔ اس نے مجھ سے قرضہ لیا تھا اور ابتک واپس نہیں
کیا۔ اس نے میرے سفیروں کی تحقیر کی ہے۔ اسنے میرے
بارے میں ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو کانٹوں کی طرح
میرے دل میں چُبھ گئے۔ مگر جب وہ روم میں جائیگا تو قیصر
اسکو صلیب دیگا۔ مجھکو پورا یقین ہے کہ قیصر اسکو صلیب
دیگا۔ نہیں تو وہ یوں بھی مرے گا اور کیڑے اسکو کھا ڈالینگے۔
نبی نے ابھی کہا ہے۔ سالومی اب انتظار کس کا ہے؟

سالومی :-

اپنی کنیزوں کا انتظار کر رہی ہوں کہ وہ میرے سات نقاب اور عطریات لے آئیں اور میرے کھڑاؤں اُتار دیں (کنیزیں سات نقاب اور عطردان لے کر حاضر ہوتی ہیں اور کھڑاؤں اُتار دیتی ہیں) ۔

ھرودیس :-

اچھا ۔ تو برہنہ پا رقص کرنا چاہتی ہے ؟ یہ اور بھی اچھا ہوگا ۔ تیرے نازک پاؤں قمریوں کی طرح معلوم ہونگے یا دو سفید پھولوں کی طرح جو درخت پر ہل رہے ہوں ۔ دیکھ ۔ خون سے بچا کر ! زمین پر خون پھیلا ہے ۔ اسپر ناچنا منحوس ہوگا ۔

ھرودیہ :-

اگر وہ خون پر ناچتی ہے تو تمکو کیا ؟ تمہارے پاؤں تو اسمیں اچھی طرح ڈوب چکے ہیں ۔

ھرودیس :-

مجھکو کیا ؟ دیکھو چاند سرخ ہوگیا ۔ نبی کا کہنا سچ تھا ۔ اُس نے کہا تھا کہ چاند خون کی طرح سرخ ہو جائیگا ۔ تم سب نے اس کو یہ کہتے سنا تھا ۔ اور اب چاند بالکل خون کیطرح سرخ ہوگیا ہے ۔ دیکھتی ہو کہ نہیں ؟

ہرودیہ:-

ہاں خوب دیکھتی ہوں - اور ستارے بھی پکّی ہوئی انجیروں
کی طرح گرنے لگے ہیں - تم دیکھ رہے ہو کہ نہیں؟ اور سورج
بھی بال کی طرح سیاہ ہو چلا ہے - اور دنیا پر حکومت کرنے
والے پناہ مانگ رہے ہیں - کم از کم اتنا تو ہم سب دیکھ رہے
ہیں - نبی نے اپنی ساری عمر میں یہی ایک بات سچ کہی تھی - دنیا
کے تاجدار ڈر گئے - آؤ اندر چلیں - تم بیمار ہو - روم میں لوگ
تم کو دیوانہ مشہور کر دینگے - میری بات مانو اور اندر چلو -

یوحنا کی آواز:-

یہ کون ہے جو ادوم سے آ رہا ہے؟ یہ کون ہے جو بوذرا
سے آ رہا ہے؟ جس کا لباس ارغوانی ہے - جو اپنے جگمگاتے
ہوئے کپڑوں میں چمک رہا ہے - جو شوکت اور جلال کے ساتھ
چل رہا ہے؟ اس کا لباس سرخ رنگ میں کیوں رنگا ہوا ہے؟

ہرودیہ:-

خدا کے لئے اندر چلو! اس آدمی کی آواز مجھے پاگل کئے دیتی
ہے - اگر وہ یونہی چلاّتا رہے گا تو میں اپنی بیٹی کو ہرگز نہ ناچنے
دوں گی اور اگر تم اس کو یونہی دیکھتے رہو گے تو بھی نہ ناچنے دوں گی۔

غرض کہ میں کسی طرح ناچنے ہی نہیں دونگی۔

ھیرودیس:۔

بیٹھی رہو۔ میری پیاری ملکہ۔ اُٹھ جانے سے تم کو کیا حاصل ہوگا؟ جب تک اس کا رقص ختم نہ ہولیگا میں اندر نہیں جاؤنگا ناچ سالومی میرے لئے ناچ۔

ھیرودیہ:۔

نہ ناچ بیٹی۔

سالومی:۔

جہاں پناہ۔ میں تیار ہوں۔

(اپنا "رقصِ ہفت نقاب" شروع کرتی ہے)

ھیرودیس:۔

خوب! شاباش! تم نے دیکھا تمہاری لڑکی نے اپنے ناچ سے مجھکو کیسا خوش کیا؟ اِدھر آ سالومی۔ قریب آتا کہ میں تجھکو انعام دوں۔ میں رقاصوں کو کافی معاوضہ دیا کرتا ہوں۔ میں تجھکو شاہانہ انعام دونگا۔ جو تو چاہیگی تجھکو دیا جائیگا۔ بول کیا چاہتی ہے؟

سالومی:۔

(زمیں بوس ہوکر) میں چاہتی ہوں کہ چاندی کے ایک طشت

میں.........

ھرودیس:۔

(ہنسکر) چاندی کے طشت میں؟ ہاں ہاں۔ بیشک چاندی ہی کے طشت میں۔ حسین سالومی۔ تو یہودیہ کی تمام لڑکیوں سے بڑھکر جمیل و دلکش ہے۔ بتا چاندی کے طشت میں کیا چاہتی ہے؟ جو کچھ تو مانگے گی تجھکو لاکر دیا جائیگا۔ میرا سارا خزانہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ بول کیا مانگتی ہے؟

سالومی:۔

(زمین سے سر اُٹھاکر) **یوحنا** کا سر۔

ھرودیہ:۔

شاباش! بیٹی شاباش!

ھرودیس:۔

نہیں! نہیں!

ھرودیہ:۔

بیٹی تونے خوب کیا۔

ھرودیس :۔

نہیں۔نہیں۔سالومی تو مجھ سے یہ نہیں مانگتی۔اپنی ماں کی بات نہ سُن۔وہ تجھکو ہمیشہ بُری صلاح دیا کرتی ہے۔اسکے کہنے کی پرواہ نہ کر۔

سالومی :۔

میں اپنی ماں کا کہنا نہیں کرتی۔میں محض اپنی تفریح کے لئے چاندی کے طشت میں یوحنا کے سر کی طلبگار ہوں۔
ھرودیس تم قسم کھا چکے ہو۔بھول نہ جاؤ کہ تم قسم کھا چکے ہو۔

ھرودیس:۔

میں جانتا ہوں کہ میں اپنے دیوتاؤں کی قسم کھا چکا ہوں۔لیکن سالومی۔تیرے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں کوئی دوسری چیز مانگ۔مجھسے آدھی سلطنت مانگ لے۔میں دیدوں گا۔مگر اس چیز کو نہ مانگ۔

سالومی :۔

میں یوحنا کا سر مانگتی ہوں۔

ھرودیس :۔

میں اس کا روادار نہیں ہوسکتا

سالومی:۔

ھیرودیس۔ تم قسم کھا چکے ہو۔

ھیرودیہ:۔

ہاں تم نے اچھی قسم کھائی ہے۔ سب نے سنا ہے۔ سب کے سامنے تم نے قسم کھائی ہے۔

ھیرودیس:۔

خاموش رہو میں تم سے بولنا نہیں چاہتا۔

ھیرودیہ:۔

میری لڑکی نے بہت اچھا کیا کہ یوحنا کا سر مانگا۔ وہ مجھ پہ گالیوں کی بوچھار کرتا رہا ہے۔ میرے متعلق کریہہ باتیں کہتا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ سالومی اپنی ماں کی محبت کرتی ہے۔ بیٹی اپنی ضد سے اب ہرگز باز نہ آ۔ بادشاہ زبان دے چکا ہے۔

ھیرودیس:۔

بس چپ رہو۔ ایک لفظ بھی نہ بولو۔ سالومی عقل کی بات کر۔ ہاں ضرور عقل کی بات کرو گی۔ میں نے تجھ پر کبھی سختی نہیں کی ہے۔ تجھکو ہمیشہ پیار کرتا رہا ہوں۔ شاید بہت پیار کرتا رہا ہوں۔ مجھ سے یہ نہ مانگ۔ یہ سوال نہایت خطرناک ہے۔ سالومی

تو مذاق کر رہی ہے ۔ ایک مردہ آدمی کا سر جو اسکے جسم سے جدا کر دیا گیا ہو دیکھنے کی چیز نہیں ۔ کسی کنواری لڑکی کے لئے ایسی چیز کو دیکھنا زیبا نہیں ۔ تجھکو اس میں کیا لطف حاصل ہو سکتا ہے ؟ نہیں تو یہ نہیں مانگتی ۔ سن میرے پاس ایک زمرّد ہے ۔ بڑا زمرّد ۔ جو محبوبہ قیصر نے مجھکو بھیجا ہے ۔ اگر اسمیں دیکھا جائے تو دور کی چیزیں نظر آسکتی ہیں ۔ قیصر جب سرکس جاتا ہے تو ایسا ہی زمرّد اپنے پاس رکھتا ہے ۔ لیکن میرا زمرّد اس سے بھی بڑا ہے ۔ وہ دنیا کا سب سے بڑا زمرد ہے ۔ تو اس کو ضرور اپنے پاس رکھنا چاہیگی ۔ کہہ تو میں تجھ کو دیدوں ۔

سالومی :۔

میں یوحنا کا سر چاہتی ہوں ۔

هیرودیس :۔

تو سنتی نہیں ۔ مجھے اپنی بات ختم کر لینے دے ۔

سالومی :۔

یوحنا کا سر ۔

هیرودیس :۔

کبھی نہیں ۔ واقعی تیری خواہش نہیں ہے ۔ صرف مجھکو

چھیڑنے کے لئے یہ کہہ رہی ہے کیونکہ میں تجھکو لگاتار دیکھتا رہا ہوں
تیرا حسن مجھکو زخمی کر رہا تھا۔ اور اسی وجہ سے میں تیری طرف سے
نظر نہیں ہٹاتا تھا۔ مگر اب مَیں تیری طرف کبھی نہ دیکھوں گا۔
انسان کو دوسروں کی طرف نہیں دیکھنا چاہئے۔ صرف آئینہ
میں دیکھنا چاہئے کیونکہ آئینے ہم پر ہمارا پردہ فاش کر دیتے ہیں
اُف! شراب لاؤ! میں پیاسا ہوں! سالومی۔ سالومی۔
آ ہم ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں۔ آہ! میں ابھی کیا
کہنے جا رہا تھا؟ ہاں یاد آیا۔ سالومی۔ ذرا مجھ سے قریب تر
ہو جا۔ مجھکو خوف ہے کہ تو میری بات نہیں سُن سکتی۔ تو نے
میرے سفید موروں کو دیکھا ہے جو صنوبر اور حنا کے سایہ میں
گھومتے ہیں۔ کتنے خوبصورت ہیں۔ اُن کی منقاروں پر سونا
منڈھا ہوا ہے۔ ان کو جو دانے کھلائے جاتے ہیں وہ بھی سونے
کے ہوتے ہیں۔ اُن کے پاؤں ارغوانی ہیں۔ جب وہ بولتے
ہیں تو پانی برسنے لگتا ہے اور جب اپنے پروں کو پھیلاتے ہیں
تو چاند نکل آتا ہے۔ ان میں دو دو کے جوڑے ہیں اور ہر جوڑے
کے لئے ایک خدمتگار مامور ہے جو اُن کی نگہداشت کیا کرتا ہے
کبھی وہ درختوں پر اُڑ کر جا بیٹھتے ہیں اور کبھی جھیل کے کنارے

یا سبزہ زاروں میں چھپ رہتے ہیں، دنیا میں کسی بادشاہ کے پاس
ایسے خوبصورت پرندے نہیں ہیں۔ قیصر کے پاس بھی نہیں۔
میں تجھکو اپنے پچاس مور دے ڈالوں گا۔ تو جہاں جہاں جائیگی
وہ بھی تیرے پیچھے پیچھے جائینگے۔ تو اُن کے درمیان میں ایسی معلوم
ہوگی جیسے بادلوں میں چاند۔ میرے پاس صرف سَو مور ہیں۔
دنیا میں کسی شاہنشاہ کے پاس ایسے مور نہیں۔ تاہم اگر تو کہے
تو کُل تجھکو دیدوں۔ لیکن مجھکو اس قسم سے سبکدوش کردے اور
اپنے سوال سے دست بردار ہو جا۔ (شراب کا پیالہ خالی کر دیتا ہے)۔

سالومی:۔

مجھ کو یوحنا کا سر درکار ہے۔

ھرودیہ:۔

شاباش! بیٹی۔ اور تم۔ تم تو مع اپنے موروں کے ذلیل معلوم
ہوتے ہو۔

ھرودیس:۔

خاموش! ہر وقت درندوں کی طرح چلایا کرتی ہو۔ زبان
بند کرو۔ تمہاری آواز ہی مجھ کو گراں گذرتی ہے۔ میں کہتا ہوں
بس چپ رہو۔۔۔۔ سالومی ذرا غور تو کر تو کیا کر رہی ہے۔

شاید یہ آدمی خدا کا بھیجا ہوا ہے - وہ ایک برگزیدہ ہستی ہے - خدا کی انگلیوں نے اس کو مس کیا ہے - جو کچھ وہ کہتا ہے خدا ہی کی جانب سے کہہ رہا ہے - محلوں میں اور ریگستانوں میں خدا برابر اس کے ساتھ رہتا ہے - کم از کم ایسا ہونا ناممکن نہیں ہے - کوئی جانتا نہیں مگر ممکن ہے کہ خدا اس کے ساتھ ہو - اس کے علاوہ اگر وہ مر جائیگا تو ڈر ہے کہ میں کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں گا - اس نے کہا تھا کہ جس دن وہ مرے گا کسی نہ کسی شخص پر مصیبت آئیگی اور وہ شخص میں ہی ہو سکتا ہوں - تجھکو یاد ہوگا جب میں یہاں داخل ہوا تھا تو میرے پاؤں خون میں پھسل گئے تھے اور میں نے ہوا میں بھاری پروں کی آہٹ سنی تھی اور بھی کئی بری بلائیں ظاہر ہوئیں تھیں جن کا اس وقت مجھکو خیال نہیں رہا - سالومی کیا تو چاہتی ہے کہ میں کسی آفت میں گرفتار ہو جاؤں - نہیں تو بھی اس کو گوارا نہیں کر سکتی - اس لئے میری بات سن -

سالومی :-

مجھکو یوحنا کا سر دو -

ہرودیس :-

آہ ! تو نہیں سنتی - ذرا صبر کر - دیکھ میں کس آہستگی سے

بول رہا ہوں۔ سُن میں نے جواہرات چھپا رکھے ہیں۔ جن کو تیری ماں بھی نہیں جانتی۔ جو نایاب اور بے نظیر ہیں۔ میرے پاس موتیوں کا ایک ہار ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ چاندی کے تاروں میں چاند گوندھ دیا گیا ہو۔ ایک ملکہ اس ہار کو اپنے شفاف سینہ پر پہن چکی ہے۔ جب تو اس کو پہنیگی تو تو بھی ایک حسین ملکہ معلوم ہو گی۔ میرے پاس دو قسم کے نیلم ہیں ایک تو سیاہ دوسرا ارغوانی۔ مختلف رنگ کے عقیق ہیں۔ بعض زرد ہیں شیر کی آنکھوں کیطرح بعض سرخ ہیں کبوتر کی آنکھوں کی طرح۔ اور بعض بلی کی آنکھوں کی طرح سبز ہیں۔ میرے پاس ہیرے ہیں جو برف کی طرح چمکتے ہیں۔ سنگ سلیمانی ہیں جو مردہ عورت کی پتلیوں کے مانند ہیں۔ میرے پاس فیروزے ہیں جو صبح سے شام تک رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ میرے پاس انڈوں کے برابر نیلم ہیں جنمیں سمندر لہراتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ میرے خزانہ میں لہسنیہ ہیں۔ یاقوت ہیں اور پکھراج ہیں۔ میں سب تجھکو دیدونگا۔ جزائر الہند کے بادشاہ نے ابھی مجھکو چار پنکھے بھیجے ہیں جو طوطوں کے پروں سے تیار کئے گئے ہیں۔ فرمانروائے نیومیدیہ نے شتر مرغ کے پروں کی ایک خلعت بھیجی ہے

میرے پاس ایک خاص قسم کا بلور ہے جن میں عورتوں اور نوجوان مردوں کو نہیں دیکھنا چاہیئے تاوقتیکہ وہ چھڑیوں کی مار نہ کھالیں۔ سیب کے ایک صندوق میں میرے پاس تین ایسے پتھر ہیں جن کو اگر کوئی اپنی پیشانی پر پہن لے تو وہ ایسی چیزوں کا تصور کرسکتا ہے جن کا وجود بھی نہیں اور اگر کوئی اپنے ہاتھ میں لئے رہے تو عورتوں کو بانجھ بنا سکتا ہے۔ یہ سب بیش بہا خزانے ہیں۔ مگر اتنا ہی نہیں۔ آبنوس کے ایک صندوق میں دو عنبر کے پیالے ہیں جو سنہرے سیب کی طرح ہیں۔ اگر ان میں کوئی دشمن زہر ڈالدے تو وہ چاندی کے سیب کے مانند ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے صندوق میں جو عنبر کا ہے میرے پاس شیشہ کے کھڑاؤں ہیں۔ میرے پاس پیشوازیں ہیں جو سیریز سے آئی ہیں اور چوڑیاں ہیں جن میں پکھراج جڑے ہیں اور جو فرات کے شہر سے منگوائی گئی ہیں سالومی مانگ ان میں سے کیا مانگتی ہے؟ جو چیز تو مانگے گی میں دینے کے لئے حاضر ہوں بجز ایک چیز کے۔ بجز ایک شخص کی جان کے سب کچھ دے سکتا ہوں۔ میں تجھکو کاہنِ اعلیٰ کی عبا دیدوں گا تجھکو عبادت گاہ کا غلاف بھی دے دوں گا۔

یہودی:-

اُف! اُف!

سالومی:-

مجھکو یوحنا کا سر دو۔

ھرودیس:-

(کرسی سے سر کو سہارا دیکر) اچھا اس کو سر دیا جائے۔ لڑکی مو بمو اپنی ماں کی بیٹی ہے (پہلا سپاہی قریب آتا ہے۔ ھرودیہ حاکم کے ہاتھ سے انگوٹھی اُتار کر اس کو دیتی ہے جو فوراً جلاد کو جا کر دے آتا ہے۔ جلاد گھبرا جاتا ہے)۔ میری انگوٹھی کون لے گیا؟ میرے داہنے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی میری شراب کون پی گیا؟ میرے پیالہ میں شراب تھی۔ ضرور کوئی نہ کوئی قہر نازل ہوگا (جلاد حوض میں داخل ہوتا ہے) افسوس! کہاں سے میں نے قسم کھائی تھی! بادشاہوں کو کبھی قسم نہیں کھانا چاہیئے۔ اگر وہ اپنی قسم پوری کرتے ہیں تو بھی مصیبت ہے اور نہیں کرتے تو بھی۔

ھرودیہ:-

میری لڑکی نے بڑا کام کیا۔

ھرودیس:-

ضرور کچھ غضب ہونے والا ہے۔

سالومی:-

(جھک کر حوض میں جھانکتی ہے) کوئی آواز نہیں سنائی دیتی۔ یہ شخص چلاتا کیوں نہیں؟ اگر میرے قتل کا حکم دیا جاتا تو میں ضرور چلاتی۔ میں اپنے کو بچانے لگتی اور مرنے کو آسانی سے تیار نہ ہو جاتی...... وار کر نعمان۔ وار کر۔ میں حکم دیتی ہوں مگر ابتک کوئی آواز نہیں آئی۔ سناٹا چھایا ہوا ہے ایک وحشت خیز سناٹا! ابھی زمین پر کوئی چیز گری ہے۔ یہ تو جلاد کی تلوار ہے۔ کمبخت ڈر رہا ہے۔ خوف کے مارے تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ بزدل ہے۔ سپاہیوں کو بھیجو۔ (ھیرودیہ کے خدمتگار کو دیکھتی ہے اور اس سے مخاطب ہوتی ہے) سن وہ نوجوان شامی جس نے ابھی اپنی جان دیدی ہے میرا دوست تھا۔ میرا خیال ہے کہ ابھی کافی تعداد مرنے والوں کی نہیں ہوئی ہے۔ سپاہیوں کے پاس جا اور اُن سے کہہ کہ جس چیز کی میں خواستگار ہوں۔ جس کا بادشاہ وعدہ کر چکا ہے۔ جو اب میری ہو چکی ہے مجھے لا کر دیں (خدمتگار پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ پھر وہ سپاہیوں سے مخاطب ہوتی ہے) سُنتے ہو سپاہیو۔ حوض میں جاؤ اور اس آدمی کا سر لے کر حاضر ہو۔ (سپاہی جاتے ہیں)۔ (ھیرودیس سے اپنے سپاہیوں

کو حکم دو کہ یوحنا کا سر اُتار لائیں ۔

(ایک مہیب کالا ہاتھ ۔ جلاد کا ہاتھ ۔ ایک چاندی کی ڈھال پر
یوحنا کا سر لئے ہوئے نمودار ہوتا ہے ۔ سالومی دوڑ کر اس کو
لے لیتی ہے ۔ ہیرودیس اپنا منہ لبادے میں چھپا لیتا ہے ۔ ہیرودیاس
مسکراتی ہے اور پنکھا جھلتی ہے ۔ نصرانی سجدے میں گر جاتے ہیں
اور دعائیں مانگتے ہیں)۔

آہ! یوحنا! تو مجھکو اپنا منہ نہیں چومنے دیتا تھا ۔ دیکھ
اب میں چوموں گی ۔ میں تیرا منہ اپنے دانتوں سے اس طرح
کاٹوں گی جس طرح کوئی پکے ہوئے پھل کو کاٹتا ہے ۔ ہاں یوحنا
اب میں تیرا منہ چوموں گی ۔ میں نے کہہ دیا تھا کہ نہیں؟ ہاں
میں نے کہہ دیا تھا اور اب میں تجھکو چوموں گی ۔ لیکن تو میری
طرف دیکھتا کیوں نہیں؟ تیری آنکھیں جن میں حقارت اور
غضب بھرا تھا اب بند ہیں ۔ کیوں بند کر لئے ہیں؟ اپنی
آنکھیں کھول ۔ یوحنا نظر اٹھا ۔ میری طرف ادھر دیکھتا کیوں
نہیں؟ کیا مجھ سے ڈرتا ہے؟ ...... اور تیری زبان جو لال
سانپ کی طرح زہر برسا رہی تھی ساکت ہو گئی ۔ وہ سانپ
جو مجھ پر اپنا زہر اگل رہا تھا اب جنبش بھی نہیں کرتا ۔ تعجب ہے ۔

اب اس میں حرکت کرنے کی تاب کیوں نہیں؟ یوحنا تو میری صورت دیکھنے کا روادار نہیں تھا۔ تو نے مجھ سے مُنہ پھیر لیا تو مجھکو گالیاں سناتا رہا۔ تو نے سالومی۔ ھیرودیہ کی لڑکی یھودیہ کی شاہزادی کو بدکار اور زانیہ سمجھا۔ دیکھتا ہے یوحنا میں ابھی تک زندہ ہوں اور تو مرچکا۔ اور تیرا سر اب میری ملکیت ہے میں اس کے ساتھ جو سلوک چاہوں کرسکتی ہوں کتوں سے جو بچیگا وہ چڑیوں کا نوالہ ہوگا۔ آہ! یوحنا! میں نے صرف تیری محبت کی ہے۔ سب میری نگاہ میں حقیر تھے۔ لیکن تو حسین تھا۔ تیرا جسم ہاتھی دانت کا ایک نازک ستون تھا جو چاندی کی بنیاد پر کھڑا کیا گیا ہو۔ ایک باغ تھا جس میں بے شمار سوسن اور قمریاں ہوں۔ ایک چاندی کا مینار تھا جس میں ہاتھی دانت کے ٹکڑے جڑے ہوں۔ دنیا میں کوئی چیز تیرے بدن کی طرح سفید۔ تیرے بالوں کی طرح سیاہ اور تیرے رخساروں کی طرح سُرخ نہیں تھی۔ تیری عطر بیز آواز نت نئی خوشبو پھیلا رہی تھی اور جب میں تجھکو دیکھتی تھی تو ایک دلکش نغمہ سنتی تھی۔ آہ! یوحنا! تو میری طرف دیکھتا کیوں نہیں تھا؟ تو اپنے چہرے کو اپنے ہاتھوں اور اپنی لعنتوں میں میری آنکھوں سے چھپالیتا تھا! تو نے

اپنی آنکھوں پر اس شخص کی طرح پردہ ڈال رکھا تھا جو صرف خدا کو دیکھتا ہو۔ خیر تو نے اپنے خداوند کو دیکھ لیا مگر مجھکو نہیں دیکھا۔ اگر مجھکو دیکھتا تو ضرور تو مجھسے محبّت کرنے لگتا۔ یوحنّا میں نے تجھکو دیکھا اور میں تجھ سے محبت کرنے لگی۔ میں تجھ کو چاہتی تھی اور اب بھی چاہتی ہوں۔ تیرے سوا کسی کو نہیں چاہتی۔ میں تیری صورت کی پیاسی ہوں اور تیرے جسم کی بھوکی۔ میرے خروش کو اب نہ تو میوے آسودہ کر سکتے ہیں نہ شراب۔ یوحنّا! اب میں کیا کروں؟ میری تشنگی کو نہ تو سیلاب بجھا سکتا ہے نہ سمندر۔ میں ایک شاہزادی تھی تو نے مجھکو ذلیل کیا۔ میں ایک دوشیزہ تھی تو نے میری دوشیزگی چھین لی۔ میں معصوم تھی تو نے میری رگوں میں چنگاریاں بھر دیں آہ! آہ! یوحنّا تو میری طرف کیوں نہیں دیکھتا تھا؟ اگر دیکھتا تو تو بھی مجھکو چاہنے لگتا۔ اور محبت کا راز موت کے راز سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ انسان کو صرف محبت کا پاس ہونا چاہئے۔

ھیرودیس:۔
تمھاری لڑکی وحشی ہے وحشی! آج وہ ایک زبردست

گناہ کی مرتکب ہوئی ہے - میرا دل کہہ رہا ہے کہ یہ ایک ایسے خدا کی مخالفت ہے جس کو ہم نہیں جانتے -

ھیرودیہ :-

اس نے جو کچھ کیا بجا کیا اور ابھی میں یہاں ٹھیرونگی -

ھیرودلیس :-

آہ! یہ بدکار بیوی کی آواز ہے - میں اس جگہ نہیں رہ سکتا میں تم سے کہتا ہوں کہ اٹھو - کوئی آفت آ رہی ہے - منا سیلیج اسکار - عوزیاس مشعلوں کو بجھا دو - میں کسی چیز کو دیکھنا نہیں چاہتا - کسی چیز کو میرے سامنے نہ رہنے دو! مشعلوں کو بجھا دو! - چاند کو چھپا دو! - ستاروں کو چھپا دو! ھیرودیہ آؤ - محل کے اندر چلکر چھپ رہیں - مجھکو ڈر معلوم ہو رہا ہے -

(خدمتگار مشعلوں کو گل کر دیتے ہیں - ستارے غائب ہو جاتے ہیں ابر کا ایک سیاہ ٹکڑا چاند کو اپنے دامن میں چھپا لیتا ہے - سماں تاریک ہو جاتا ہے - ھیرودلیس زینوں پر جاتا نظر آتا ہے)

سالومی کی آواز :-

آخر تیرا منہ چوم لیا! یوحنا! میں نے تیرا منہ چوم لیا - تیرے ہونٹوں میں ایک تلخ مزہ تھا - لیکن شاید محبت کا مزہ رہا ہو -

سنتی ہوں کہ محبت تلخ ہی ہوتی ہے ۔ مگر ہوا کرے ۔ میں تیرا مُنہ چوم چکی یوحنا اب میں تیرا مُنہ چوم چکی ۔

(سالومی پر چاند کی ایک کرن پڑتی ہے اور اس کو اپنے نور میں نہلا دیتی ہے)

ھیرودیس:۔

(مُڑتا ہے اور سالومی کو دیکھتا ہے) اس عورت کو مار ڈالو!

(سپاہی لپک کر سالومی ۔ ھیرودیہ کی لڑکی ۔ یہودیہ کی شاہزادی ۔ کو اپنی ڈھالوں کے نیچے ہلاک کر ڈالتے ہیں) ۔

{پردہ}

پرنٹر سید انعام مصطفٰے اسٹار الکٹرک پرنٹنگ ورکس الہ آباد
پبلشر احمد صدیق مجنوں گورکھپوری